# نورانی تعلیم

## حصۂ پنجم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

## اللہ تعالیٰ

س:۔ اللہ کسے کہتے ہیں؟

ج:۔ اللہ اس ذات واجب الوجود کا نام ہے جو قدیم، ازلی، ابدی ہے اور تمام صفات کمالیہ کا جامع ہے۔

س:۔ واجب الوجود کے کیا معنی ہیں؟

ج:۔ واجب الوجود ایسی ذات کو کہتے ہیں جس کا موجود ہونا واجب یعنی ضروری ہو اور خود بخود موجود ہو، اپنے وجود کے لئے کسی دوسرے کا محتاج نہ ہو۔ تو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی دوسری چیز واجب الوجود نہیں۔ اس لئے کہ دوسری چیزیں اپنے وجود کے لئے خدائے تعالیٰ کی محتاج ہیں اور وہ کسی کا محتاج نہیں۔





س:۔ قدیم کے کیا معنی ہیں؟

ج:۔ قدیم اس ذات کو کہتے ہیں جو ازلی اور ابدی ہو یعنی جس کے وجود کی ابتدا اور انتہا نہ ہو، جو ہمیشہ سے ہو اور ہمیشہ رہے۔

س:۔ اللہ تعالیٰ تمام صفات کمالیہ کا جامع ہے اس کا مطلب کیا ہے؟

ج:۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ کمال و خوبی کی ہر صفت اللہ تعالیٰ میں موجود ہے۔

س:۔ کیا خدائے تعالیٰ میں جھوٹ اور ظلم جیسی باتیں بھی پائی جاتی ہیں؟

ج:۔ نہیں۔ ہرگز نہیں۔ خدائے تعالیٰ جھوٹ، ظلم، جہالت، خیانت، دغا اور بے حیائی وغیرہ تمام عیوب سے پاک ہے اس کے لئے اس قسم کی باتیں قطعاً محال ہیں۔ اور یہ کہنا کہ اس معنی کر جھوٹ پر قدرت ہے کہ وہ جھوٹ بول سکتا ہے محال کو ممکن ٹھہرانا اور خدا کو عیبی بتانا بلکہ خدا سے انکار کرنا ہے۔

س:۔ خدائے تعالیٰ کی صفات کمالیہ کیا کیا ہیں؟

ج:۔ حیات، قدرت، سننا، دیکھنا کلام اور علم وغیرہ۔

س:۔ صفت حیات کا کیا مطلب ہے؟

ج:۔ حیات کا مطلب ہے زندگی۔ یعنی خدائے تعالیٰ زندہ ہے۔ اس کے لئے زندگی کی صفت ثابت ہے مگر وہ خود بخود زندہ ہے اپنی زندگی کے لئے کسی کا محتاج نہیں۔ اور دوسری چیزیں اپنی زندگی کے لئے خدائے تعالیٰ کی محتاج ہیں۔

س:۔ قدرت کے کیا معنیٰ ہیں؟

ج:۔ قدرت کے معنیٰ طاقت و قوت کے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ تمام عالم کو پیدا کرنے، انھیں قائم رکھنے پھر فنا کرنے اور پھر انھیں وجود میں لانے کی طاقت و قوت رکھتا ہے۔

س:۔ سننے، دیکھنے اور کلام کرنے کا کیا مطلب ہے؟

ج:۔ سننے، دیکھنے اور کلام کرنے کا مطلب یہ ہے کہ خدائے تعالیٰ ہلکی سے ہلکی آواز کو سنتا ہے۔ اور باریک سے باریک چیز کو دیکھتا ہے اس کے دیکھنے اور سننے میں دور و نزدیک اور اجالے اندھیرے کا کوئی فرق نہیں۔ اور کلام فرماتا ہے یعنی بولتا اور بات کرتا ہے لیکن اس کا سننا، دیکھنا اور کلام کرنا کان، آنکھ اور زبان سے نہیں کہ یہ چیزیں جسم ہیں اور وہ جسم سے پاک ہے۔

س:۔ صفت علم کے کیا معنیٰ ہیں؟

ج:۔ علم کے معنیٰ ہیں جاننا۔ یعنی اللہ تعالیٰ ہر موجود و معدوم کا





جاننے والا ہے۔ اس کے علم سے کوئی چیز باہر نہیں۔ اسے ذرّہ ذرّہ کا علم ہے۔ وہ دلوں کے خیالات اور وسوسوں کو جانتا ہے اس کے علم کی کوئی انتہا نہیں۔ اور علم ذاتی اسی کا خاصّہ ہے۔ جو شخص علم غیب یا علم شہادت غیر خدا کے لئے ذاتی طور پر مانے وہ کافر ہے۔ ذاتی کے معنیٰ یہ ہیں کہ بے خدا کے دیئے خود حاصل ہو۔

س:۔ مذکورہ بالا صفتوں کے علاوہ خدائے تعالیٰ کے لئے اور بھی صفتیں ہیں یا نہیں؟

ج:۔ ہاں ان کے علاوہ خدائے تعالیٰ کی اور بھی بہت سی صفتیں ہیں۔ جیسے پیدا کرنا، مارنا، جلانا، روزی دینا اور عزت و ذلت دینا وغیرہ اور اس کی کسی صفت میں کمی بیشی یا تغیر تبدل نہیں ہو سکتا۔

س:۔ کیا خدائے تعالیٰ کی صفتیں بھی قدیم ہیں۔

ج:۔ ہاں جس طرح اس کی ذات قدیم ہے اس کی صفتیں بھی قدیم ہیں۔ باقی اور کوئی چیز قدیم نہیں۔

## نبی

س:۔ نبی کے کیا معنیٰ ہیں؟

ج:۔ نبی کے معنیٰ ہیں غیب کی خبریں دینے والا۔ اور شرع کی

اصطلاح میں نبی اس بشر کو کہتے ہیں جس پر اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی ہو۔

**س** :۔ بشر کے معنیٰ کیا ہیں؟

**ج** :۔ بشر کے معنیٰ ہیں انسان۔ یعنی نبی انسان ہوتا ہے جن اور فرشتہ نہیں ہوتا۔

**س** :۔ کیا نبی کو اپنے مثل بشر کہنا جائز ہے؟

**ج** :۔ نبی کو اپنے مثل بشر کہنا ان کی شان گھٹانا ہے اسی لئے انبیاء سابقین علیہم الصلاۃ والتسلیم کو ان کے زمانے کے کفار اپنے مثل بشر کہا کرتے تھے جیسا کہ پارہ ۱۲/ رکوع ۳/ میں ہے۔ فَقَالَ الْمَلَاُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا نَرٰىكَ اِلَّا بَشَرًا مِّثْلَنَا۔ یعنی حضرت نوح علیہ السلام کی قوم کے کافروں نے کہا کہ ہم تمہیں اپنے ہی مثل بشر سمجھتے ہیں۔ اور پارہ ۱۳/ رکوع ۱۴/ میں ہے۔ قَالُوْٓا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا۔ یعنی کافروں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ تم ہمارے ہی مثل بشر ہو۔ اور پارہ ۱۹/ رکوع ۱۲/ میں ہے۔ مَآ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا۔ یعنی کافروں نے حضرت صالح علیہ السلام سے کہا کہ تم ہمارے ہی مثل بشر ہو۔ اور پارہ ۱۹/ رکوع ۱۴/ میں ہے مَآ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا۔ یعنی کافروں نے حضرت شعیب علیہ السلام سے کہا





کہ تم ہمارے ہی مثل بشر ہو۔ لہٰذا نبی کو اپنے مثل بشر کہنا جائز نہیں بلکہ حرام ہے۔

**س** :۔ وحی کے معنیٰ کیا ہیں؟

**ج** :۔ وحی کے معنیٰ ہیں پیغام دینا، دل میں ڈالنا اور خفیہ بات کرنا وغیرہ اور ہمارے حضور علیہ الصلاۃ والسلام پر کئی طرح وحی آئی۔ کبھی اللہ تعالیٰ نے خود براہ راست خطاب فرمایا۔ جیسے کہ معراج کی رات میں، کبھی کلام الٰہی فرشتہ لے کر نازل ہوا جیسے کہ قرآن اترا اور کبھی کسی اور طرح مطالب احکام قلب مبارک پر نازل ہوتے تھے جس کی روشنی میں حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے دین کی بے شمار باتوں کی تفصیل بیان فرمائی اور قرآن حکیم کے اجمال وابہام کی تشریح فرمائی۔

**س** :۔ کیا ہم ہندؤں کے پیشواؤں کو نبی کہہ سکتے ہیں؟

**ج** :۔ کسی شخص کو نبی کہنے کے لئے قرآن وحدیث سے ثبوت چاہیے اور ہندؤں کے پیشواؤں کے بارے میں نبی ہونے پر قرآن وحدیث سے کوئی ثبوت نہیں۔ اس لئے انھیں نبی نہیں کہہ سکتے۔

**س** :۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ہمیں کیا عقیدے رکھنے چاہئیں؟

**ج** :۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خدائے تعالیٰ کے پیارے اور

اس کے رسول ہیں۔ آپ انسان و جن بلکہ ملائکہ حیوانات اور جمادات سب کی طرف مبعوث ہوئے جس طرح انسان کے ذمہ حضور کی اطاعت فرض ہے اسی طرح ہر مخلوق پر حضور کی فرماں برداری ضروری ہے۔ حضور علیہ الصلاۃ والسلام ملائکہ، انس و جن، حور و غلمان اور حیوانات و جمادات غرض تمام عالم کے لئے رحمت ہیں اور مسلمانوں پر نہایت ہی مہربان ہیں۔ حضور خاتم النبیین ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے نبوت کا سلسلہ آپ پر ختم کر دیا کہ آپ کے بعد کوئی نیا نبی نہیں ہو سکتا۔ آپ تمام مخلوقات میں سب سے افضل و اعلیٰ ہیں۔ آپ بے مثال ہیں۔ آپ کا مثل محال ہے۔ مَا کَانَ وَمَا یَکُوْنُ یعنی جو کچھ ہوا اور جو کچھ آئندہ ہوگا آپ کو سب باتوں کا علم ہے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے محبوبیت کبریٰ سے نوازا کہ تمام مخلوق خدائے تعالیٰ کی رضا چاہتی ہے اور خدائے تعالیٰ حضور کی رضا چاہتا ہے۔

آپ کو اللہ تعالیٰ نے معراج سے سرفراز فرمایا کہ مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک اور وہاں سے ساتوں آسمان اور عرش و کرسی تک بلکہ عرش سے آگے رات کے ایک خفیف حصہ میں جسم کے ساتھ تشریف لے گئے اور بغیر واسطہ خدائے تعالیٰ سے کلام فرمایا۔ قیامت کے دن شفاعت کبریٰ کا مرتبہ حضور کے خصائص میں سے ہے کہ جب تک حضور شفاعت





نہ فرمائیں گے کسی کو شفاعت کی مجال نہ ہوگی۔ شفاعت کبریٰ کے علاوہ آپ کئی طرح شفاعت فرمائیں گے کسی کو جہنم سے بچائیں گے۔ کسی کو جہنم سے نکالیں گے اور کسی کے درجات بلند فرمائیں گے ـــــ شفاعت کے جملہ اقسام کی تفصیلات جاننے کے لئے ہماری کتاب **انوار الحدیث** کا مطالعہ کرو۔

حضور کی محبت مدار ایمان ہے بلکہ اسی محبت ہی کا نام ایمان ہے حضور کی اطاعت عین خدائے تعالیٰ کی اطاعت ہے۔ اور خدائے تعالیٰ کی اطاعت حضور کی اطاعت کے بغیر ناممکن ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم یعنی ان کی عظمت کا اعتقاد رکن ایمان ہے۔ اور فعل تعظیم ایمان کے بعد ہر فرض سے مقدم ہے جیسا کہ حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے مقام صہبا میں عصر کی فرض نماز پر حضور کی تعظیم کو مقدم رکھا۔ تعظیم سے مراد ہر وہ فعل ہے جس سے اظہار عظمت ہو اور شریعت نے اس سے منع نہ کیا ہو۔

**س**: حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد انبیائے کرام میں کون لوگ بڑے مرتبہ والے ہیں؟

**ج**: حضور علیہ الصلاۃ والسلام کے بعد سب سے بڑے مرتبہ والے حضرت ابراہیم خلیل اللہ ہیں۔ علیہ الصلاۃ والسلام۔ پھر حضرت موسیٰ

علیہ السلام، پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت نوح علیہ السلام ان حضرات کو مرسلین اولوالعزم کہا جاتا ہے۔

## شرک و کفر اور گناہوں کا بیان

س: گناہ کبیرہ کسے کہتے ہیں؟

ج: بڑے بڑے گناہوں کو گناہ کبیرہ کہتے ہیں جیسے شرک، کفر، زنا، چوری، شراب نوشی، جھوٹ، غیبت، چغلی، نماز نہ پڑھنا، روزہ نہ رکھنا اور زکوٰۃ نہ دینا وغیرہ۔

س: کیا کبیرہ گناہ کرنے والا مسلمان نہیں رہ جاتا؟

ج: شرک و کفر کرنے والا مسلمان نہیں رہ جاتا ہے بلکہ کافر و مشرک ہو جاتا ہے اور شرک و کفر کے علاوہ دوسرے کبیرہ گناہوں کا مرتکب مسلمان تو رہتا ہے لیکن ناقص مسلمان ہوتا ہے جسے فاسق کہتے ہیں۔

س: شرک کسے کہتے ہیں؟

ج: خدائے تعالیٰ کی ذات یا صفات میں کسی کو شریک ٹھہرانا شرک ہے۔

س: خدائے تعالیٰ کی ذات میں کسی کو شریک ٹھہرانے کا کیا مطلب





ہے؟

ج: ذات میں شریک کرنے کا مطلب یہ ہے کہ دو یا دو سے زیادہ خدا ماننے جیسے عیسائی کہ تین خدا مان کر مشرک ہوئے اور جیسے ہندو کہ کئی خدا ماننے کے سبب مشرک ہیں۔

س: خدائے تعالیٰ کی صفات میں کسی کو شریک ٹھہرانے کا کیا مطلب ہے؟

ج: صفات میں شریک ٹھہرانے کا مطلب یہ ہے کہ خدائے تعالیٰ کی صفات کی طرح کسی دوسرے کے لئے کوئی صفات ثابت کرے مثلاً سمع، بصر، علم اور حیات جیسا کہ خدائے تعالیٰ کے لئے بغیر کسی کے دیے ذاتی طور پر ثابت ہے اسی طرح کسی دوسرے کے لئے سمع، بصر، علم اور حیات ہونا ذاتی طور ماننے کہ بغیر خدا کے دیے اسے یہ صفتیں خود حاصل ہیں تو شرک ہے۔ اور اگر کسی دوسرے کے لئے عطائی طور پر مانے کہ خدائے تعالیٰ نے اسے یہ صفتیں عطا فرمائی ہیں تو شرک نہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے خود انسان کے بارے میں فرمایا فَجَعَلْنٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا (پارہ ۲۹، رکوع ۱۹) یعنی ہم نے انسان کو سمیع و بصیر بنایا۔

س: کیا حضور علیہ الصلاۃ والسلام کے لئے علم غیب ماننا شرک ہے؟

ج: نہیں۔ حضور علیہ الصلاۃ والسلام کے لئے خدائے تعالیٰ کا دیا ہوا علم غیب ماننا شرک نہیں۔ حدیث کی مشہور و معتمد کتاب بخاری

جلد اول ص۲۵۳ میں ہے کہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام نے ابتدائے آفرینش سے جنتیوں کے جنت میں اور دوزخیوں کے دوزخ میں داخل ہونے تک سارے حالات کی خبر دی ہے۔ جس سے معلوم ہوا کہ حضور کو مخلوقات کی پیدائش سے لے کر قیامت تک کے سارے حالات کا علم ہے اور یہ علم غیب ہے اور زرقانی جلد اول ص۲ میں ہے کہ امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں اِنَّ لَہٗ صِفَۃً بِھَا یُدْرِکُ مَا سَیَکُوْنُ فِی الْغَیْبِ۔ یعنی نبی کے لئے ایک ایسی صفت ہوتی ہے کہ جس سے وہ آئندہ غیب کی باتیں جان لیا کرتے ہیں۔

س: کیا انبیا اولیا کو نفع نقصان پہنچانے پر قادر سمجھنا شرک ہے؟

ج: نہیں۔ خدائے تعالیٰ کی دی ہوئی طاقت وقوت سے انبیا اولیا کو نفع نقصان پہنچانے پر قدرت ہے ان کے بارے میں یہ عقیدہ رکھنا شرک نہیں جیسے کہ خدائے تعالیٰ کی دی ہوئی طاقت وقوت سے دوست و دشمن کو نفع نقصان پہنچانے پر قادر سمجھنا شرک نہیں۔ ہاں انبیا اولیا یا دوست و دشمن کو بطور خود نفع نقصان پہنچانے پر قادر سمجھنا شرک ہے۔

س: دوست و دشمن جن کو نفع نقصان پہنچانے پر قادر سمجھا گیا وہ زندہ ہیں اور انبیا اولیا جن کو نفع نقصان پہنچانے پر قادر سمجھا گیا وہ وصال فرما چکے تو کیا اس سے کچھ فرق نہیں پڑے گا؟





ج: نہیں۔ زندہ اور وصال کر جانے سے کچھ فرق نہیں پڑے گا اس لئے کہ جو شرک ہے وہ بہر صورت شرک ہے اور جو چیز شرک نہیں وہ بہر صورت شرک نہیں لہذا دوست اور دشمن کو خدا کی دی ہوئی طاقت وقوت سے نفع نقصان پہنچانے پر قادر سمجھنا شرک نہیں تو انبیا اولیا کے ساتھ بھی ایسا عقیدہ رکھنا شرک نہیں۔ اور دوست و دشمن کو بطور خود نفع نقصان پہنچانے پر قادر سمجھنا شرک ہے تو انبیا اولیا کے ساتھ بھی ایسا عقیدہ رکھنا شرک ہے۔

س: حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے حالات سے واقف ہیں۔ ہماری تمام باتوں کو دور و نزدیک سے سنتے ہیں اور ہمارے کاموں کو ہر جگہ سے دیکھتے ہیں۔ کیا ایسا عقیدہ رکھنا شرک ہے؟

ج: نہیں۔ ایسا عقیدہ رکھنا شرک نہیں۔ بیشک حضور علیہ الصلاۃ والسلام ہمارے تمام حالات سے واقف ہیں، ہماری تمام باتوں کو دور و نزدیک سے سنتے ہیں اور ہمارے کاموں کو ہر جگہ سے دیکھتے ہیں بلکہ حدیث شریف میں ہے کہ قیامت تک جو کچھ ہونے والا ہے سب کو اس طرح ملاحظہ فرماتے ہیں جیسے اپنے ہاتھ کی ہتھیلی۔ (زرقانی جلد ۷ صفحہ ۲۰۴)

س: کسی کو دور سے پکارنا مثلاً یا رسول اللہ! یا علی مشکل کشا، یا غوث المدد کہنا۔ کیا یہ شرک ہے؟

ج :۔ نہیں، شرک نہیں ہے۔ نبی اور ولی بیشک ہماری پکار سنتے ہیں۔ اور ہماری مدد فرماتے ہیں۔ یہ اور اس قسم کے دوسرے اختلافی مسائل کے لئے جاء الحق حصہ اول کا مطالعہ کریں۔

س :۔ بزرگان دین کے عرس میں جانا، ان کے مزارات پہ حاضری دینا اور نذر و نیاز کرنا۔ کیا یہ سب باتیں شرک ہیں؟

ج :۔ نہیں شرک نہیں ہیں بلکہ جائز و مستحسن ہیں۔

س :۔ کیا قبر کو سجدہ کرنا شرک ہے؟

ج :۔ ہاں، قبر کو عبادت کی نیت سے سجدہ کرنا شرک ہے اور تعظیم کی نیت سے سجدہ کرنا حرام ہے۔

س :۔ قبر کو چومنے اور بوسہ دینے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

ج :۔ حضرت صدر الشریعہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ قبر کو بوسہ دینا بعض علماء نے جائز کہا ہے مگر صحیح یہ ہے کہ منع ہے۔

(بہار شریعت حصہ چہارم ص ۱۶۶)

س :۔ کفر کسے کہتے ہیں؟

ج :۔ ضروریات دین میں سے کسی ایک بات کا انکار کرنا کفر ہے۔

س :۔ ضروریات دین کیا کیا ہیں؟

ج :۔ ضروریات دین بہت ہیں ان میں سے چند یہ ہیں۔





خدائے تعالیٰ کو ایک اور واجب الوجود ماننا۔ اس کی ذات و صفات میں کسی کو شریک نہ سمجھنا، ظلم اور جھوٹ وغیرہ تمام عیوب سے اس کو پاک ماننا۔ اس کے ملائکہ اور اس کی تمام کتابوں کو ماننا۔ قرآن مجید کی ہر آیت کو حق سمجھنا، حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور تمام انبیائے کرام کی نبوت کو تسلیم کرنا۔ ان سب کو عظمت والا جاننا انھیں ذلیل اور چھوٹا نہ سمجھنا۔ ان کی ہر بات جو قطعی اور یقینی طور پر ثابت ہوا سے حق جاننا۔ حضور علیہ الصلاۃ والسلام کو خاتم النبیین ماننا۔ ان کے بعد کسی نبی کے پیدا ہونے کو جائز نہ سمجھنا۔ قیامت، حساب و کتاب اور جنت و دوزخ کو حق ماننا۔ نماز روزہ اور حج و زکوٰۃ کی فرضیت کو تسلیم کرنا۔ زنا چوری اور شراب نوشی وغیرہ حرام قطعی کی حرمت کا اعتقاد کرنا اور کافر کو کافر جاننا وغیرہ۔

س :۔ کسی سے شرک یا کفر ہو جائے تو کیا کرے؟

ج :۔ توبہ اور تجدید ایمان کرے۔ بیوی والا ہو تو تجدید نکاح کرے۔ اور مرید ہو تو تجدید بیعت بھی کرے۔

س :۔ شرک و کفر کے علاوہ کوئی دوسرا گناہ ہو جائے تو معافی کی کیا صورت ہے؟

ج :۔ توبہ کرے۔ خدائے تعالیٰ کی بارگاہ میں روئے گڑگڑائے۔ اپنی غلطی

پر نادم و پشیمان ہو اور دل میں پکا عہد کرے کہ اب کبھی ایسی غلطی نہ کرونگا۔ صرف زبان سے توبہ توبہ کہہ لینا توبہ نہیں ہے۔

**س**۔ کیا ہر قسم کا گناہ توبہ سے معاف ہو سکتا ہے؟

**ج**۔ جو گناہ کسی بندہ کی حق تلفی سے ہو مثلاً کسی کا مال غصب کر لیا کسی پر تہمت لگائی یا ظلم کیا تو ان گناہوں کی معافی کے لئے ضروری ہے کہ پہلے اس بندے کا حق واپس کیا جائے یا اس سے معافی مانگی جائے پھر خدائے تعالیٰ سے توبہ کرے تو معافی ہو سکتی ہے۔ اور جس گناہ کا تعلق کسی بندہ کی حق تلفی سے نہیں ہے بلکہ صرف خدائے تعالیٰ سے ہے۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔ ایک وہ جو صرف توبہ سے معاف ہو سکتا ہے جیسے شراب نوشی کا گناہ۔ اور دوسرے وہ جو صرف توبہ سے نہیں معاف ہو سکتا ہے۔ جیسے نمازوں کے نہ پڑھنے کا گناہ۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ وقت پر نمازوں کے ادا نہ کرنے کا جو گناہ ہوا اس سے توبہ کرے اور نمازوں کی قضا پڑھے۔ اگر آخر عمر میں کچھ قضا رہ جائے تو ان کے فدیہ کی وصیت کر جائے۔







# بدعت کا بیان

**س**۔ بدعت کسے کہتے ہیں؟

**ج**۔ اصطلاح شرع میں بدعت ایسی چیز کے ایجاد کرنے کو کہتے ہیں جو حضور علیہ الصلاۃ والسلام کے ظاہری زمانہ میں نہ ہو۔ خواہ وہ چیز دینی ہو یا دنیوی۔

**س**۔ بدعت کی کتنی قسمیں ہیں؟

**ج**۔ بدعت کی تین قسمیں ہیں۔ بدعت حسنہ، بدعت سیئہ اور بدعت مباحہ۔

**س**۔ بدعت حسنہ کسے کہتے ہیں؟

**ج**۔ جو قرآن وحدیث کے اصول وقواعد کے مطابق ہو اور انہی پر قیاس کیا گیا ہو اسے بدعت حسنہ کہتے ہیں۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔ اول بدعت واجبہ جیسے قرآن وحدیث سمجھنے کے لئے علم نحو کا سیکھنا اور گمراہ فرقے مثلاً خارجی، رافضی، قادیانی اور وہابی وغیرہ پر رد کے لئے دلائل قائم کرنا۔ دوم بدعت مستحبہ جیسے مدرسوں کی تعمیر اور ہر وہ نیک کام جس کا رواج ابتدائی زمانہ میں نہیں تھا جیسے اذان کے بعد صلاۃ پکارنا۔ درمختار باب الاذان میں ہے۔ اَلتَّسْلِيْمُ بَعْدَ الْاَذَانِ حَدَثَ فِيْ رَبِيْعِ الْاٰخِرِ سَنَةَ

سَبْعِ مِائَۃٍ وَّاِحْدٰی وَثَمَانِیْنَ وَھُوَ بِدْعَۃٌ حَسَنَۃٌ مُلَخَّصًا۔ یعنی اذان کے بعد اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ۔ پڑھنا ماہ ربیع الآخر ۷۸۱ھ میں جاری ہوا اور یہ بدعت حسنہ ہے۔

**س** :۔ بدعت سیئہ کسے کہتے ہیں ؟

**ج** :۔ جو قرآن وحدیث کے اصول وقواعد کے مخالف ہو اسے بدعت سیئہ کہتے ہیں۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔ اول بدعت محرمہ جیسے ہندوستان کی مروجہ تعزیہ داری۔ اور اہلسنت وجماعت کے خلاف نئے عقیدہ والوں کے مذاہب۔ دوم بدعت مکروہہ جیسے جمعہ اور عیدین کا خطبہ غیر عربی میں پڑھنا۔

**س** :۔ بدعت مباحہ کسے کہتے ہیں ؟

**ج** :۔ وہ چیز جو حضور علیہ الصلاۃ والسلام کے ظاہری زمانہ میں نہ ہو۔ اور جس کے کرنے نہ کرنے پر ثواب وعذاب نہ ہو اسے بدعت مباحہ کہتے ہیں۔ جیسے کھانے پینے میں کشادگی اختیار کرنا اور ریل گاڑی وغیرہ میں سفر کرنا۔

**نوٹ** :۔ بدعت کی تعریف اور اس کی قسموں کی تفصیل بڑی بڑی کتابوں کے حوالوں کے ساتھ **انوار الحدیث** میں دیکھو۔

**س** :۔ حدیث شریف کُلُّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ سے کون سی بدعت





مراد ہے ؟

**ج** :۔ اس حدیث شریف سے صرف بدعت سیئہ مراد ہے اس لئے کہ اگر بدعت کی تمام قسمیں مراد لی جائیں جیسا کہ ظاہر حدیث سے مفہوم ہوتا ہے۔ تو فقہ، علم کلام اور صرف ونحو وغیرہ کی تدوین اور ان کا پڑھنا پڑھانا سب ضلالت وگمراہی ہو جائے گا۔

**س** :۔ کیا بدعت کا حسنہ اور سیئہ ہونا حدیث شریف سے بھی ثابت ہے ؟

**ج** :۔ ہاں بدعت کا حسنہ اور سیئہ ہونا حدیث شریف سے بھی ثابت ہے بخاری شریف میں ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تراویح کی باقاعدہ جماعت قائم کرنے کے بعد فرمایا۔ نِعْمَتِ الْبِدْعَۃُ ھٰذِہٖ یعنی یہ بہت اچھی بدعت ہے (مشکوٰۃ ص ۱۱۵) اور جیسا کہ مسلم شریف میں ہے عَنْ جَرِیْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ سَنَّ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّۃً حَسَنَۃً فَلَہٗ اَجْرُھَا وَاَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِھَا مِنْ بَعْدِہٖ مِنْ غَیْرِ اَنْ یَّنْقُصَ مِنْ اُجُوْرِھِمْ شَیْءٌ وَمَنْ سَنَّ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّۃً سَیِّئَۃً کَانَ عَلَیْہِ وِزْرُھَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِھَا مِنْ بَعْدِہٖ مِنْ غَیْرِ اَنْ یَّنْقُصَ مِنْ اَوْزَارِھِمْ شَیْءٌ۔ یعنی حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے فرمایا کہ جو اسلام میں کسی اچھے طریقہ کو رائج کرے گا تو اس کو اپنے رائج کرنے کا بھی

ثواب ملے گا اور ان لوگوں کے عمل کرنے کا بھی ثواب ملے گا جو اس کے بعد اس طریقہ پر عمل کرتے رہیں گے اور عمل کرنے والوں کے ثواب میں کوئی کمی بھی نہ ہوگی۔ اور جو شخص مذہب اسلام میں کسی برے طریقہ کو رائج کرے گا تو اس شخص پر اس کے رائج کرنے کا بھی گناہ ہوگا اور ان لوگوں کے عمل کرنے کا بھی گناہ ہوگا جو اس کے بعد اس طریقہ پر عمل کرتے رہیں گے۔ اور عمل کرنے والوں کے گناہ میں کوئی کمی بھی نہ ہوگی۔

(مشکوۃ شریف ص۳۳۳)

ان احادیث کریمہ سے معلوم ہوا کہ بدعت حسنہ بھی ہوتی ہے اور سیئہ بھی ——— اور یہ بھی معلوم ہوا کہ بدعت حسنہ یعنی کار خیر کا ایجاد کرنا ثواب کا باعث ہے اور بدعت سیئہ یعنی برے کام نکالنا گناہ کا سبب ہے۔

س: کیا میلاد شریف کی محفل منعقد کرنا بدعت سیئہ ہے؟

ج: میلاد شریف کی محفل منعقد کرنا اس میں حضور علیہ الصلاۃ والسلام کی پیدائش کے حالات اور دیگر فضائل ومناقب بیان کرنا برکت کا باعث ہے۔ اسے بدعت سیئہ کہنا گمراہی وبدمذہبی ہے۔

س: کیا حضور علیہ الصلاۃ والسلام کے زمانہ میں میت کا تیجہ ہوتا تھا؟

ج: میت کا تیجہ اور اسی طرح دسواں، بیسواں اور چالیسواں وغیرہ حضور علیہ الصلاۃ والسلام کے ظاہری زمانہ میں نہیں ہوتا تھا۔ بلکہ یہ سب بعد کی





ایجادیں ہیں اور بدعت حسنہ ہیں۔ اس لئے کہ ان میں میت کے ایصال ثواب کے لئے قرآن خوانی ہوتی ہے۔ صدقہ خیرات کیا جاتا ہے اور غربا و مساکین کو کھانا کھلایا جاتا ہے اور یہ سب ثواب کے کام ہیں۔ ہاں اس موقع پر شادی کی طرح دوست واحباب اور عزیز واقارب کی دعوت کرنا ضرور بدعت سیئہ ہے۔ (فتح القدیر جلد دوم ص۱۰۲)

# قراءت کا بیان

س: اگر سورۂ فاتحہ پڑھنے کے بعد سورت ملانا بھول جائے اور رکوع میں یاد آئے تو کیا کرے؟

ج: اگر سورت ملانا بھول جائے اور رکوع میں یاد آئے تو کھڑا ہو جائے اور سورت ملائے پھر رکوع کرے اور اخیر میں سجدۂ سہو کرے۔

س: اگر سنت یا نفل میں سورت ملانا بھول جائے اور رکوع کے بعد سجدہ وغیرہ میں یاد آئے تو کیا کرے؟

ج: اخیر میں سجدۂ سہو کرے۔

س: فرض کی پہلی دو رکعتوں میں سورت ملانا بھول جائے تو کیا کرے؟

ج: فرض کی پہلی دو رکعتوں میں سورت ملانا بھول جائے اور رکوع کے بعد یاد آئے تو پچھلی دو رکعتوں میں پڑھے اور سجدۂ سہو کرے اور مغرب کی پہلی دو رکعتوں میں بھول جائے تو تیسری میں پڑھے اور ایک رکعت کی سورت جاتی رہی اخیر میں سجدۂ سہو کرے۔ (درمختار۔ بہار شریعت)

س: اگر فرض کی پہلی دو رکعتوں میں سے کسی ایک میں سورت ملانا بھول جائے اور رکوع کے بعد یاد آئے تو کیا کرے؟

ج: تیسری یا چوتھی میں سورۂ فاتحہ کے ساتھ سورت ملائے اور سجدۂ سہو کرے۔ (بہار شریعت۔ ردالمحتار)

س: پہلی رکعت میں جو سورت پڑھی پھر اسی سورت کو دوسری رکعت میں بھول کر شروع کر دی تو کیا کرے؟

ج: پھر وہی سورت شروع کر دی تو اسی کو پڑھے اور قصداً ایسا کرنا مکروہ تنزیہی ہے ہاں اگر دوسری سورت یاد نہ ہو تو حرج نہیں۔

س: دوسری رکعت میں پہلی والی سے اوپر کی سورت پڑھی یعنی پہلی میں قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ○ اور دوسری میں اِنَّاۤ اَعْطَیْنٰكَ پڑھی تو کیا حکم ہے؟

ج: دوسری رکعت میں پہلی والی سے اوپر کی سورت یا آیت پڑھنا مکروہ تحریمی اور گناہ ہے۔ مگر بھول کر ایسا ہو تو نہ گناہ ہے اور نہ سجدۂ سہو۔





س: بھول کر دوسری رکعت میں اوپر کی سورت شروع کر دی پھر یاد آیا تو کیا کرے؟

ج: جو شروع کر چکا ہے اسی کو پوری کرے اگرچہ ابھی ایک ہی حرف پڑھا ہو۔ (ردالمحتار۔ بہار شریعت)

س: پہلی میں اَلَمْ تَرَ كَیْفَ اور دوسری میں لِاِیْلٰفِ چھوڑ کر اَرَءَیْتَ الَّذِیْ پڑھنا کیسا ہے؟

ج: دوسری میں ایک چھوٹی سورت چھوڑ کر پڑھنا منع ہے اور بھول کر شروع کر دی تو اسی کو ختم کرے چھوڑنے کی اجازت نہیں۔ (بہار شریعت)

س: قرآن خوانی اور تیجے کے مجمع میں سب لوگ بلند آواز سے قرآن مجید پڑھیں تو کیا حکم ہے؟

ج: سب لوگ کا بلند آواز سے قرآن مجید پڑھنا حرام ہے۔ اگر چند آدمی ہوں تو حکم ہے کہ سب آہستہ پڑھیں۔ (درمختار۔ بہار شریعت)

س: قرآن مجید پڑھنے میں زیادہ ثواب ہے یا سننے میں؟

ج: قرآن مجید سننے میں زیادہ ثواب ہے۔ (غنیہ)

س: قرآن مجید پڑھ کر بھول جانا کیسا ہے؟

ج: قرآن مجید پڑھ کر بھول جانا بہت گناہ ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص قرآن مجید پڑھ کر بھول جائے تو وہ قیامت کے دن کوڑھی

ہو کر آئے گا۔

**س** :۔ بے وضو قرآن مجید چھونا کیسا ہے؟

**ج** :۔ بے وضو قرآن مجید یا اس کی کسی آیت کا چھونا حرام ہے۔ بے چھوئے زبانی یا دیکھ کر پڑھے تو حرج نہیں۔ (بہار شریعت)

**س** :۔ اگر قرآن شریف جزدان میں ہو تو بے وضو اس کا چھونا کیسا ہے؟

**ج** :۔ قرآن شریف اگر جزدان میں ہو تو بغیر وضو جزدان پر ہاتھ لگانے میں حرج نہیں اور جزدان میں نہ ہو تو رومال اور ٹوپی سے پکڑنا جائز ہے۔ پہنے ہوئے کرتے کے دامن سے پکڑنا جائز نہیں یونہی جس چادر کو اوڑھے ہوئے ہے اس سے پکڑنا بھی جائز نہیں۔ (بہار شریعت)

## جماعت اور امامت

**س** :۔ جماعت سے نماز پڑھنے میں کتنا ثواب ہے؟

**ج** :۔ جماعت کے ساتھ ایک نماز پڑھنے سے ستائیس نمازوں کا ثواب ملتا ہے۔ (بخاری شریف جلد اول صہ ۸۹)

**س** :۔ جماعت فرض ہے یا واجب؟

**ج** :۔ جماعت واجب ہے۔ بغیر عذر ایک بار بھی چھوڑنے والا گنہگار





اور سزا کا مستحق ہے اور چھوڑنے کی عادت کر لینے والا فاسق ہے۔

**س** :۔ جماعت چھوڑنے کے عذر کیا کیا ہیں؟

**ج** :۔ اندھا یا اپاہج ہونا، اتنا بوڑھا یا بیمار ہونا کہ مسجد تک جانے سے عاجز ہو۔ سخت بارش یا شدید کیچڑ کا حائل ہونا۔ آندھی یا سخت اندھیری یا سخت سردی کا ہونا اور پاخانہ یا پیشاب کی شدید حاجت ہونا۔ ان کے علاوہ جماعت چھوڑنے کے کچھ عذر اور بھی ہیں جن کو تم بڑی کتابوں میں پڑھو گے۔

**س** :۔ کچھ رکعتیں ہو جانے کے بعد جو شخص جماعت میں شامل ہوا اور آخر تک شامل رہا اسے کیا کہتے ہیں؟

**ج** :۔ ایسے شخص کو مسبوق کہتے ہیں۔

**س** :۔ مسبوق اگر ایک رکعت ہو جانے کے بعد جماعت میں شامل ہوا تو باقی رکعتیں کیسے پوری کرے؟

**ج** :۔ اگر ایک رکعت ہو جانے کے بعد شریک ہوا تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد اللہ اکبر کہتا ہوا اٹھ کھڑا ہو پہلے ثنا اور تعوذ و تسمیہ پڑھنے کے بعد سورۂ فاتحہ پڑھے پھر کوئی سورت ملائے اور رکوع و سجدہ کے بعد قعدہ کرے اور پھر سلام پھیر دے۔ (در مختار۔ بہار شریعت)

**س** :۔ اگر دو رکعت ہو جانے کے بعد شریک ہوا تو چھوٹی ہوئی رکعتیں

کیسے پڑھے؟

ج:۔ اگر دو رکعتیں ہو جانے کے بعد شریک ہوا تو پہلی رکعت میں ثنا اور تعوذ و تسمیہ کے بعد سورۂ فاتحہ پڑھے اور سورت ملائے اور دوسری رکعت میں تسمیہ کے بعد سورۂ فاتحہ اور سورت پڑھے پھر رکوع اور سجدے سے فارغ ہو کر قعدہ کرے اور سلام پھیر دے۔ چھوٹی ہوئی دو رکعت پڑھنے کا یہ طریقہ ظہر، عصر اور عشا کے لئے ہے لیکن اگر مغرب میں دو رکعت چھوٹ جائے تو حسب دستور پہلی رکعت میں ثنا، تعوذ اور تسمیہ پڑھنے کے بعد سورۂ فاتحہ پڑھے اور سورت ملائے پھر رکوع سجدے کے بعد قعدہ کرے۔ اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے ساتھ سورت ملائے اور رکوع سجدے سے فارغ ہو کر قعدہ کرے اور پھر سلام پھیر دے۔ (درمختار۔ بہار شریعت)

س:۔ مسبوق اگر تین رکعتیں ہو جانے کے بعد شریک ہوا تو باقی نماز کیسے پوری کرے۔

ج:۔ مسبوق اگر ظہر، عصر یا عشا میں تین رکعتیں ہو جانے کے بعد شریک ہوا تو پہلی رکعت میں ثنا، تعوذ اور تسمیہ پڑھنے کے بعد سورۂ فاتحہ اور دوسری سورت پڑھے پھر رکوع اور سجدے سے فارغ ہو کر قعدہ کرے پھر اور ایک رکعت فاتحہ اور سورت کے ساتھ پڑھے مگر قعدہ





نہ کرے پھر تیسری رکعت میں سورۂ فاتحہ پڑھ کر نماز پوری کرے۔ (درمختار)

س:۔ اگر کسی نماز کی کل رکعت چھوٹ جائے تو کیسے پڑھیں؟

ج:۔ اگر کسی نماز کی کل رکعت چھوٹ جائے تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد کھڑا ہو اور ثنا، تعوذ و تسمیہ کے بعد جس طرح اکیلا نماز پڑھتا ہے۔ اسی طرح پوری نماز پڑھے۔ (درمختار۔ بہار شریعت)

س:۔ جب امام سلام پھیرنا شروع کرے مسبوق اسی وقت کھڑا ہو جائے یا کچھ ٹھہر کر؟

ج:۔ امام جب داہنی طرف کے سلام سے فارغ ہو کر بائیں طرف سلام پھیرنا شروع کرے اس وقت کھڑا ہو۔ اس سے پہلے نہ کھڑا ہو۔

س:۔ امامت کا سب سے زیادہ حقدار کون ہے؟

ج:۔ امامت کا سب سے زیادہ حقدار وہ شخص ہے جو نماز و طہارت کے احکام کو سب سے زیادہ جانتا ہو۔ پھر وہ شخص جو تجوید یعنی قرأت کا علم زیادہ رکھتا ہو۔ اگر کئی شخص ان باتوں میں برابر ہوں تو وہ شخص زیادہ حقدار ہے جو کہ زیادہ متقی ہو۔ اگر اس میں بھی برابر ہوں تو زیادہ عمر والا پھر جس کے اخلاق زیادہ اچھے ہوں۔ پھر زیادہ تہجد گزار پھر زیادہ خوبصورت پھر وہ شخص کہ باعتبار نسب کے زیادہ شریف ہو۔ غرضیکہ چند آدمی برابر ہوں تو ان میں جو شرعی ترجیح رکھتا ہے وہی زیادہ حقدار ہے۔ (بہار شریعت)

س :۔ اگر امام مقرر ہے اور کوئی شخص اس سے زیادہ علم اور زیادہ تجوید والا آجائے تو امامت کا حقدار کون ہے؟

ج :۔ جو امام مقرر ہے وہی امامت کا حقدار ہے۔

س :۔ کن لوگوں کو امام بنانا گناہ ہے؟

ج :۔ فاسق معلن جیسے شرابی، جواری، زناکار، سود خور، چغل خور اور داڑھی منڈوانے والا یا داڑھی کٹا کر ایک مشت سے کم رکھنے والا اور وہ بدمذہب کہ جس کی بدمذہبی حد کفر کو نہ پہنچی ہو۔ ان لوگوں کو امام بنانا گناہ اور ان کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہے۔ (بہار شریعت)

س :۔ وہابی دیوبندی کے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے؟

ج :۔ وہابی دیوبندی کے عقیدے کفری ہیں مثلاً ان لوگوں کا عقیدہ یہ ہے کہ جیسا علم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہے ایسا علم تو بچوں، پاگلوں اور جانوروں کو بھی حاصل ہے۔ جیسا کہ ان کے پیشوا مولوی اشرفعلی تھانوی نے اپنی کتاب حفظ الایمان صفحہ ۸ پر حضور علیہ الصلاۃ والسلام کے لئے کل علم غیب کا انکار کرتے ہوئے صرف بعض علم غیب کے بارے میں یوں لکھا "اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم تو زید و عمر و بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے"[عہ] (معاذ اللہ رب العلمین)۔

عہ نئے ایڈیشن میں عبارت کچھ بدل دی ہے مگر ان لوگوں کا عقیدہ اسی پرانی عبارت پر ہے۔





اسی طرح ان کے پیشواؤں کی کتابوں میں بہت سے کفری عقیدے ہیں جنہیں وہ حق مانتے ہیں۔ اس لئے ان کے پیچھے نماز پڑھنا ناجائز و گناہ ہے۔ اگر کسی نے غلطی سے پڑھ لی تو پھر سے پڑھے۔ اگر دوبارہ نہیں پڑھے گا تو گنہگار ہوگا۔ (بہار شریعت وغیرہ)

س :۔ کن لوگوں کو امام بنانا مکروہ ہے؟

ج :۔ گنوار، اندھے، ولدالزنا، نامرد، کوڑھی، فالج کی بیماری والے برص والا جس کا برص ظاہر ہو۔ ان سب کو امام بنانا مکروہ تنزیہی ہے اور کراہت اس وقت ہے جبکہ جماعت میں اور کوئی ان سے بہتر ہو اور اگر یہی مستحق امامت ہے تو کراہت نہیں اور اندھے کی امامت میں تو بہت خفیف کراہت ہے۔ (درمختار۔ غنیہ۔ بہار شریعت)

# وتر کا بیان

س :۔ وتر پڑھنا واجب ہے یا سنت؟

ج :۔ وتر پڑھنا واجب ہے اور اس کے پڑھنے کی تاکید فرض نمازوں کے برابر ہے۔

س :۔ نماز وتر پڑھنے کا طریقہ کیا ہے؟

ج :۔ نماز وتر پڑھنے کا طریقہ تم "نورانی تعلیم حصہ چہارم" میں پڑھ چکے ہو۔

س :۔ کیا وتر کی تینوں رکعتوں میں سورہ فاتحہ کے ساتھ سورت ملانا واجب ہے؟

ج :۔ ہاں وتر کی تینوں رکعتوں میں سورہ فاتحہ کے ساتھ سورت ملانا واجب ہے اور بہتر ہے کہ پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى یا اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ پڑھے۔ دوسری رکعت میں قُلْ یٰٓاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اور تیسری میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھے۔

س :۔ وتر میں دعائے قنوت پڑھنا واجب ہے یا سنت؟

ج :۔ وتر میں دعائے قنوت پڑھنا واجب ہے۔

س :۔ جس شخص کو دعائے قنوت یاد نہ ہو وہ کیا پڑھے؟

ج :۔ وہ یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ (فتاویٰ عالمگیری)

س :۔ اگر دعائے قنوت نہ پڑھے تو کیا حکم ہے؟

ج :۔ اگر دعائے قنوت قصداً نہ پڑھے تو نماز وتر پھر سے پڑھے اور اگر بھول کر نہ پڑھے تو سجدۂ سہو کرے۔

س :۔ اگر دعائے قنوت پڑھنا بھول جائے اور رکوع میں یاد آئے تو کیا کرے؟





ج :۔ اگر دعائے قنوت پڑھنا بھول جائے اور رکوع میں یاد آئے تو نہ قیام کی طرف لوٹے اور نہ رکوع میں پڑھے بلکہ آخر میں سجدۂ سہو کرے۔

س :۔ مقتدی دعائے قنوت پڑھ کر فارغ نہ ہوا تھا کہ امام رکوع میں چلا گیا تو مقتدی کیا کرے؟

ج :۔ مقتدی دعائے قنوت ختم کئے بغیر امام کے ساتھ رکوع میں چلا جائے۔ (عالمگیری۔ ردالمحتار۔ بہار شریعت)

س :۔ ماہ رمضان میں جس نے عشا کی فرض نماز جماعت سے نہیں پڑھی وہ وتر جماعت سے پڑھے یا تنہا؟

ج :۔ ایسا شخص وتر تنہا پڑھے۔

س :۔ اگر نماز وتر قضا ہو جائے تو کیا اس کا پڑھنا واجب ہے؟

ج :۔ ہاں وتر کی قضا پڑھنی واجب ہے اگرچہ کتنا ہی زمانہ ہو گیا ہو اور جب قضا پڑھے تو اس میں دعائے قنوت بھی پڑھے۔ (بہار شریعت)

س :۔ وتر کے بعد دو رکعت نفل پڑھنا کیسا ہے؟

ج :۔ وتر کے بعد دو رکعت نفل پڑھنا بہتر ہے اس کی پہلی رکعت میں اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ اور دوسری میں قُلْ یٰٓاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ پڑھے۔ حدیث شریف میں ہے کہ اگر رات میں تہجد پڑھنے کے لئے نہ اٹھا تو یہ دو رکعتیں تہجد کے قائم مقام ہو جائیں گی۔ (بہار شریعت)

# سنّت اور نفل کا بیان

**س**:۔ کتنی نمازیں سنت مؤکدہ ہیں؟

**ج**:۔ دو رکعت فجر کے فرض سے پہلے، چار رکعت ظہر کے فرض سے پہلے اور دو رکعت ظہر فرض کے بعد۔ دو رکعت مغرب فرض کے بعد۔ دو رکعت عشاء فرض کے بعد۔ چار رکعت جمعہ فرض سے پہلے اور چار رکعت جمعہ فرض کے بعد۔ یہ سب نمازیں سنت مؤکدہ ہیں۔ جن کو سنن الہدیٰ بھی کہا جاتا ہے (بہار شریعت)

**س**:۔ کتنی نمازیں سنت غیر مؤکدہ ہیں؟

**ج**:۔ چار رکعت عصر کے فرض سے پہلے۔ چار رکعت عشاء فرض کے پہلے۔ ظہر فرض کے بعد دو کے بجائے چار رکعت۔ اسی طرح عشاء فرض کے بعد دو کے بجائے چار رکعت۔ مغرب کے بعد چھ رکعت صلوٰۃ الاوابین دو رکعت تحیۃ المسجد۔ دو رکعت تحیۃ الوضو۔ دو رکعت نماز اشراق۔ کم سے کم دو رکعت نماز چاشت اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعت۔ کم سے کم دو رکعت نماز تہجد اور زیادہ سے زیادہ آٹھ رکعت نیز صلوٰۃ التسبیح، نماز استخارہ اور نماز حاجت وغیرہ یہ سب نمازیں سنت غیر موکدہ ہیں۔





جنکو سنن الزوائد اور کبھی مستحب بھی کہتے ہیں۔

**س**:۔ جماعت کھڑی ہونے کے بعد کسی سنت کا شروع کرنا جائز ہے یا نہیں؟

**ج**:۔ جماعت کھڑی ہو جانے کے بعد فجر کی سنتوں کے علاوہ کسی سنت کا شروع کرنا جائز نہیں۔ اگر یہ جانے کہ فجر کی سنت پڑھنے کے بعد جماعت مل جائے گی۔ اگر چہ قعدہ ہی میں شامل ہوگا تو سنت پڑھ لے مگر صف کے برابر کھڑے ہو کر پڑھنا جائز نہیں بلکہ صف سے دور ہٹ کر پڑھے۔

**س**:۔ اگر فجر کی جماعت ہو رہی ہو اور جانتا ہو کہ سنت پڑھیں گے تو جماعت نہیں ملے گی ایسی صورت میں کیا کرے؟

**ج**:۔ اگر جانے کہ قعدہ میں بھی جماعت نہیں ملے گی تو سنتیں چھوڑ کر جماعت میں شامل ہو جائے۔ (بہار شریعت)

**س**:۔ اگر فجر کی سنت قضا ہو جائے تو کیا حکم ہے؟

**ج**:۔ اگر فجر کی سنت فرض کے ساتھ قضا ہوا اور زوال سے پہلے پڑھے تو فرض کے ساتھ سنت بھی پڑھے اور زوال کے بعد پڑھے تو سنت کی قضا نہیں۔ (ردالمحتار۔ بہار شریعت)

**س**:۔ اگر فجر کی فرض پڑھ لی اور سنت قضا ہوگئی تو کیا فرض کے بعد فوراً سنت پڑھ سکتا ہے؟

ج: نہیں فرض کے بعد سورج نکلنے سے پہلے سنت پڑھنا جائز نہیں۔ پڑھنا ہو تو سورج بلند ہونے کے بعد زوال سے پہلے پڑھے۔

س: ظہر یا جمعہ کے پہلے کی سنتیں فوت ہوگئیں اور فرض پڑھ لی تو فرض کے بعد سنتیں پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟

ج: فرض پڑھنے کے بعد اگر وقت ختم ہوگیا تو ان سنتوں کی قضا نہیں۔ اور اگر وقت باقی ہے تو پڑھے۔ اور افضل یہ ہے کہ پچھلی سنتیں پڑھنے کے بعد ان کو پڑھے۔ (فتح القدیر۔ بہار شریعت)

س: نفل نماز کھڑے ہو کر پڑھنے کی قدرت ہو تو بیٹھ کر پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟

ج: کھڑے ہو کر پڑھنے کی قدرت ہو جب بھی بیٹھ کر نفل پڑھ سکتے ہیں مگر کھڑے ہو کر پڑھنا افضل ہے اس لئے کہ بیٹھ کر پڑھنے سے کھڑے ہو کر پڑھنے میں دوگنا ثواب ہے اور وتر کے بعد جو دو رکعت نفل پڑھی جاتی ہے اس کا بھی یہی حکم ہے کہ کھڑے ہو کر پڑھنا افضل ہے۔ (بہار شریعت)

س: کن وقتوں میں نفل نماز پڑھنا جائز نہیں؟

ج: طلوع و غروب اور نصف النہار۔ ان تینوں وقتوں میں کوئی نماز جائز نہیں۔ نہ فرض نہ واجب اور نہ نفل۔ ہاں اگر اس روز عصر کی نماز نہیں پڑھی ہے تو سورج ڈوبنے کے وقت پڑھ لے جیسا کہ تم نورانی تعلیم حصہ سوم





میں جان چکے ہو۔ اور طلوع فجر سے طلوع آفتاب کے درمیان سوائے دو رکعت سنت فجر کے تحیۃ المسجد اور تحیۃ الوضو وغیرہ کوئی نفل جائز نہیں۔ اور نماز عصر سے مغرب کی فرض پڑھنے کے درمیان نفل منع ہے۔ نیز خطبہ کے وقت اور نماز عیدین سے پیشتر نفل مکروہ ہے۔ خواہ گھر میں پڑھے یا عیدگاہ و مسجد میں اور نماز عیدین کے بعد بھی نفل مکروہ ہے جبکہ عیدگاہ یا مسجد میں پڑھے گھر میں پڑھنا مکروہ نہیں۔ (فتاویٰ عالمگیری۔ بہار شریعت)

س: جس کے ذمہ چھ یا اس سے زیادہ فرض نمازیں قضا ہیں وہ عصر یا فجر کی فرض نماز پڑھنے کے بعد اپنی قضا نمازیں پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟

ج: فجر فرض کے بعد سورج نکلنے سے پہلے تک پڑھ سکتا ہے اور عصر فرض کے بعد سورج زرد ہونے سے پہلے تک بعد میں نہیں پڑھ سکتا۔

## تراویح کا بیان

س: تراویح سنت ہے یا نفل؟

ج: تراویح مرد و عورت سب کے لئے سنت مؤکدہ ہے اس کا چھوڑنا جائز نہیں۔ (بہار شریعت)

س: تراویح کا وقت کیا ہے؟

ج :- اس کا وقت عشا فرض کے بعد سے طلوع فجر تک ہے۔ وتر سے پہلے بھی ہو سکتی ہے اور بعد میں بھی یعنی اگر کچھ رکعتیں باقی رہ گئیں کہ امام وتر کو کھڑا ہو گیا تو امام کے ساتھ وتر پڑھ لے پھر باقی ادا کر لے جبکہ فرض جماعت سے پڑھی ہو اور یہ افضل ہے یعنی اگر تراویح پوری کر کے وتر تنہا پڑھے تو بھی جائز ہے۔

س :- تراویح کی کتنی رکعتیں ہیں؟

ج :- تراویح کی بیس رکعتیں ہیں۔

س :- بیس رکعت تراویح میں کیا حکمت ہے؟

ج :- بیس رکعت تراویح میں حکمت یہ ہے سنتوں سے فرائض اور واجبات کی تکمیل ہوتی ہے۔ اور صبح سے شام تک فرض و واجب کل بیس رکعتیں ہیں۔ تو مناسب ہوا کہ تراویح بھی بیس رکعتیں ہوں تاکہ تکمیل کرنے والی سنتوں کی رکعات اور جن کی تکمیل ہوتی ہے یعنی فرض و واجب کی رکعات کی تعداد برابر ہو جائیں۔ (بحر الرائق۔ در مختار)

س :- تراویح کی بیس رکعتیں کس طرح پڑھی جائیں؟

ج :- بیس رکعتیں دس سلام سے پڑھی جائیں یعنی ہر دو رکعت پر سلام پھیرے اور ترویحہ یعنی چار رکعت پر اتنی دیر تک بیٹھنا مستحب ہے کہ جتنی دیر میں چار رکعتیں پڑھی ہیں۔ (عالمگیری۔ بہار شریعت)





س :- تراویح کی نیت کس طرح کی جائے؟

ج :- نیت کی میں نے دو رکعت نماز تراویح سنت رسول اللہ کی اللہ تعالیٰ کے لئے (مقتدی اتنا اور زیادہ کرے۔ پیچھے اس امام کے) منہ میرا کعبہ شریف کی طرف اللہ اکبر۔

س :- ترویحہ پر بیٹھنے کی حالت میں چپکا بیٹھا رہے یا کچھ پڑھے؟

ج :- اختیار ہے چاہے چپکا بیٹھا رہے چاہے کلمہ یا درود شریف پڑھے اور عام طور سے یہ دعا پڑھی جاتی ہے۔ سُبْحَانَ ذِی الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّةِ وَالْعَظَمَةِ وَالْهَيْبَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْحَيِّ الَّذِیْ لَا يَنَامُ وَلَا يَمُوْتُ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ۔

س :- تراویح جماعت سے پڑھنا کیسا ہے؟

ج :- تراویح جماعت سے پڑھنا سنت کفایہ ہے یعنی اگر مسجد میں تراویح کی جماعت نہ ہوئی تو محلہ کے سب لوگ گنہگار ہوئے اور اگر کچھ لوگوں نے تراویح کی نماز مسجد میں جماعت سے پڑھ لی تو گھر پہ تراویح پڑھنے والے بھی بریٔ الذمہ ہو گئے۔ (فتاویٰ عالمگیری)

س :- تراویح میں قرآن مجید ختم کرنا کیسا ہے؟

ج :- پورے مہینہ کی تراویح میں ایک بار قرآن مجید ختم کرنا سنت

مؤکدہ ہے اور دو بار ختم کرنا افضل ہے اور تین بار ختم کرنا اور فضیلت رکھتا ہے۔ بشرطیکہ مقتدیوں کو تکلیف نہ ہو مگر ایک بار ختم کرنے میں مقتدیوں کی تکلیف کا لحاظ نہیں کیا جائے گا۔ (بہار شریعت)

**س**:۔ بلا عذر بیٹھ کر تراویح پڑھنا کیسا ہے؟

**ج**:۔ بلا عذر بیٹھ کر تراویح پڑھنا مکروہ ہے بلکہ بعض فقہائے کرام کے نزدیک تو نماز ہوگی ہی نہیں۔ (بہار شریعت)

**س**:۔ بعض لوگ شروع رکعت سے شریک نہیں ہوتے بلکہ جب امام رکوع میں جانے لگتا ہے تو شریک ہو جاتے ہیں اس کے لئے کیا حکم ہے؟

**ج**:۔ ناجائز ہے۔ ایسا ہرگز نہیں کرنا چاہئے کہ اس میں منافقین سے مشابہت پائی جاتی ہے۔ (غنیہ۔ بہار شریعت وغیرہ)

## قضا نماز کا بیان

**س**:۔ ادا اور قضا کسے کہتے ہیں؟

**ج**:۔ کسی عبادت کو اس کے وقت مقررہ پر بجا لانے کو ادا کہتے ہیں اور وقت گذر جانے کے بعد عمل کرنے کو قضا کہتے ہیں۔

**س**:۔ کن نمازوں کی قضا ضروری ہے؟





**ج**:۔ فرض نمازوں کی قضا فرض ہے، وتر کی قضا واجب ہے اور فجر کی سنت نیز ظہر و جمعہ کی پہلی سنتوں کی قضا بعض صورتوں میں سنت ہے۔ جیسا کہ تم سنت کے بیان میں پڑھ چکے ہو۔

**س**:۔ چھوٹی ہوئی نماز کس وقت پڑھنی چاہئے؟

**ج**:۔ چھ یا اس سے زیادہ چھوٹی ہوئی نمازیں پڑھنے کے لئے کوئی وقت مقرر نہیں ہے۔ ہاں جلد پڑھنا چاہئے تاخیر نہیں کرنا چاہئے اور عمر میں جب بھی پڑھے گا بری الذمہ ہو جائے گا لیکن سورج نکلنے ڈوبنے اور زوال کے وقت قضا نماز پڑھنا جائز نہیں۔ (بہار شریعت)

**س**:۔ اگر پانچ یا اس سے کم نمازیں قضا ہوں تو انھیں کب پڑھنی چاہئے؟

**ج**:۔ جس شخص کی پانچ یا اس سے کم نمازیں قضا ہوں وہ صاحب ترتیب ہے اس پر لازم ہے کہ وقتی نماز سے پہلے قضا نمازیں بالترتیب پڑھے اگر وقت میں گنجائش ہوتے ہوئے وقتی نماز پہلے پڑھ لی تو نہ ہوئی اس مسئلہ کی مزید تفصیل تم بڑی کتابوں میں پڑھوگے۔

**س**:۔ اگر کوئی نماز قضا ہو جائے مثلاً فجر کی نماز تو نیت کس طرح کرنی چاہئے؟

**ج**:۔ جس روز اور جس وقت کی نماز قضا ہو اس روز اور اس وقت کی نیت قضا میں ضروری ہے مثلاً اگر جمعہ کے روز فجر کی نماز قضا ہو گئی تو

اس طرح نیت کرے کہ نیت کی میں نے دو رکعت نماز قضا جمعہ کے فجر فرض کی اللہ تعالیٰ کے لئے منہ میرا کعبہ شریف کی طرف اللہ اکبر۔ اسی پر دوسری قضا نمازوں کی نیتوں کو قیاس کرنا چاہیئے۔

**س** :۔ اگر مہینہ دو مہینہ یا سال دو سال کی نمازیں قضا ہو جائیں تو نیت کس طرح کرنی چاہیئے؟

**ج** :۔ ایسی صورت میں جو نماز مثلاً ظہر کی قضا پڑھنی ہے تو اس طرح نیت کرے کہ نیت کی میں نے چار رکعت نماز قضا جو میرے ذمہ باقی ہیں ان میں سے پہلے ظہر فرض کی اللہ تعالیٰ کے لئے منہ میرا کعبہ شریف کی طرف اللہ اکبر۔ اور اگر مغرب کی پڑھنی ہو تو یوں کہے۔ نیت کی میں نے تین رکعت نماز قضا جو میرے ذمہ باقی ہیں ان میں سے پہلے مغرب فرض کی اللہ تعالیٰ کے لئے منہ میرا کعبہ شریف کی طرف اللہ اکبر وقس علیٰ ھذا البواقی۔

**س** :۔ کیا قضا نمازوں کی رکعتیں بھی خالی اور بھری یعنی سورۂ فاتحہ کے ساتھ اور بغیر سورت کے پڑھی جاتی ہیں؟

**ج** :۔ ہاں جو رکعتیں ادا میں سورت کے ساتھ پڑھی جاتی ہیں وہ قضا میں بھی سورت کے ساتھ پڑھی جاتی ہیں اور جو رکعتیں ادا میں بغیر سورت کے پڑھی جاتی ہیں وہ قضا میں بھی بغیر سورت کے پڑھی جاتی ہیں۔





**س** :۔ بعض لوگ شب قدر یا رمضان کے آخری جمعہ کو قضائے عمری کے نام سے دو یا چار رکعت پڑھتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ عمر بھر کی قضا اسی ایک نماز سے ادا ہو گئی تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟

**ج** :۔ یہ خیال کہ "عمر بھر کی قضا اسی ایک نماز سے ادا ہو گئی" باطل ہے۔ تاوقتیکہ ہر ایک نماز کی قضا الگ الگ نہ پڑھیں گے ادا نہ ہوگی۔

**س** :۔ پانچ وقت کی نمازوں میں کل کتنی رکعت قضا پڑھی جائے گی؟

**ج** :۔ بیس رکعت۔ دو رکعت فجر، چار رکعت ظہر، چار رکعت عصر، تین رکعت مغرب، چار رکعت عشاء اور تین رکعت وتر۔ خلاصہ یہ کہ فرض اور وتر کی قضا ہے۔ سنت نمازوں کی قضا نہیں۔

**س** :۔ پانچوں وقت کی ادا نمازوں میں کچھ کمی ہو سکتی ہے یا نہیں؟

**ج** :۔ فجر کی نماز میں کمی نہیں ہو سکتی۔ البتہ اگر ظہر میں صرف چار رکعت سنت، چار رکعت فرض اور دو رکعت سنت یعنی کل دس رکعت پڑھے اور عصر میں صرف چار رکعت فرض ادا کرے اور مغرب میں تین رکعت فرض اور دو رکعت سنت یعنی کل پانچ رکعت پڑھے۔ اور عشا میں صرف چار رکعت فرض، دو رکعت سنت پھر تین رکعت وتر یعنی کل نو رکعت ادا کرے تو یہ بھی جائز ہے کوئی حرج نہیں۔

# سجدۂ سہو کا بیان

س: سجدۂ سہو کسے کہتے ہیں؟

ج: سہو کے معنی ہیں بھولنے کے۔ کبھی نماز میں بھول سے کوئی خاص خرابی پیدا ہو جاتی ہے اس خرابی کو دور کرنے کے لئے قعدۂ اخیرہ میں دو سجدے کیے جاتے ہیں۔ ان کو سجدۂ سہو کہتے ہیں۔

س: سجدۂ سہو کا طریقہ کیا ہے؟

ج: سجدۂ سہو کا طریقہ یہ ہے کہ آخری قعدہ میں اَلتَّحِیَّات وَرَسُوْلُہٗ تک پڑھنے کے بعد صرف داہنی طرف سلام پھیر کر دو سجدے کرے۔ پھر تشہد وغیرہ پڑھ کر سلام پھیر دے۔ (درمختار وغیرہ)

س: کن باتوں سے سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے؟

ج: جو باتیں کہ نماز میں واجب ہیں ان میں سے کسی ایک کے بھول کر چھوٹ جانے سے سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے مثلاً فرض کی پہلی یا دوسری رکعت میں الحمد یا سورت پڑھنا بھول گیا۔ یا سنت اور نفل کی کسی رکعت میں الحمد یا سورت پڑھنا بھول گیا۔ یا الحمد سے پہلے سورت پڑھ دی تو ان صورتوں میں سجدۂ سہو کرنا واجب ہوتا ہے۔





س: فرض اور سنت کے چھوٹ جانے سے سجدۂ سہو واجب ہوتا ہے یا نہیں؟

ج: فرض چھوٹ جانے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ سجدۂ سہو سے اس کی تلافی نہیں ہو سکتی ہے۔ لہٰذا پھر سے پڑھنا پڑے گا۔ اور سنت و مستحب مثلاً تعوذ، تسمیہ، ثنا، آمین اور تکبیرات انتقال کے چھوٹ جانے سے سجدۂ سہو واجب نہیں ہوتا بلکہ نماز ہو جاتی ہے مگر دوبارہ پڑھنا مستحب ہے۔ (ردالمحتار۔ بہار شریعت)

س: کسی واجب کو قصداً چھوڑ دیا تو سجدۂ سہو سے تلافی ہو گی یا نہیں؟

ج: کسی واجب کو قصداً چھوڑ دیا تو سجدۂ سہو سے اس نقصان کی تلافی نہیں ہو گی بلکہ نماز کا دوبارہ پڑھنا واجب ہو گا۔ اسی طرح اگر بھول کر کسی واجب کو چھوڑ دیا اور سجدۂ سہو نہ کیا جب بھی نماز کا دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔ (درمختار۔ بہار شریعت)

س: ایک نماز میں کئی واجب چھوٹ گئے تو کیا حکم ہے؟

ج: ایک نماز میں کئی واجب چھوٹ جائیں تو اس صورت میں بھی سہو کے وہی دو سجدے کافی ہیں۔ (ردالمحتار)

س: رکوع، سجدہ یا قعدہ میں بھول کر قرآن پڑھ دیا تو کیا حکم ہے؟

ج: اس صورت میں بھی سجدۂ سہو واجب ہے۔ (ردالمحتار)

س :۔ فرض و وتر میں قعدۂ اولیٰ بھول کر تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہو رہا تھا کہ یاد آگیا تو اس صورت میں کیا کرے؟

ج :۔ اگر ابھی سیدھا نہیں کھڑا ہوا ہے تو بیٹھ جائے اور سجدۂ سہو نہ کرے۔ اور اگر سیدھا کھڑا ہو گیا تو نہ لوٹے اور آخر میں سجدۂ سہو کرے اور اگر لوٹا تو اس صورت میں بھی سجدۂ سہو واجب ہے۔ (درمختار)

س :۔ اگر فرض کا قعدۂ اخیرہ نہیں کیا اور بھول کر کھڑا ہو گیا تو کیا کرے؟

ج :۔ اگر قعدۂ اخیرہ نہیں کیا اور بھول کر کھڑا ہو گیا تو جب تک اس رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو لوٹ آئے اور التحیات پڑھ کر داہنی طرف سلام پھیرے اور سجدۂ سہو کرے۔ اور اگر اس رکعت کا سجدہ کر لیا تو سجدہ سے سر اٹھاتے ہی وہ فرض نفل ہو گیا۔ لہٰذا اگر چاہے تو علاوہ مغرب کے دوسری نمازوں میں ایک رکعت اور ملائے تاکہ رکعت طاق نہ رہے۔

س :۔ اگر سنت یا نفل کا قعدہ نہ کیا اور بھول کر کھڑا ہو گیا تو کیا کرے؟

ج :۔ سنت اور نفل کا ہر قعدہ، قعدۂ اخیرہ ہے یعنی فرض ہے۔ اگر قعدہ نہ کیا اور بھول کر کھڑا ہو گیا تو جب تک اس رکعت کا سجدہ نہ کرے لوٹ آئے اور سجدۂ سہو کرے۔ (درمختار۔ بہارِ شریعت)

س :۔ اگر قعدۂ اخیرہ میں اَلتَّحِيَّاتُ وَرَسُوْلُهٗ تک پڑھنے کے بعد بھول کر کھڑا ہو گیا تو کیا کرے؟





ج :۔ اگر بقدر تشہد قعدۂ اخیرہ کرنے کے بعد بھول کر کھڑا ہو گیا تو جب تک اس رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو لوٹ آئے اور دوبارہ اَلتَّحِيَّاتُ پڑھے بغیر سجدۂ سہو کرے پھر تشہد وغیرہ پڑھ کر سلام پھیر دے۔ (درمختار)

س :۔ قعدۂ اولیٰ میں بھول کر درود شریف بھی پڑھ دیا تو کیا حکم ہے؟

ج :۔ اگر اللھم صل علی سیدنا محمد تک پڑھا یا اس سے زیادہ پڑھا تو سجدۂ سہو واجب ہے اور اگر اس سے کم پڑھا تو نہیں۔ (درمختار)

س :۔ جہری نماز میں بھول کر آہستہ پڑھ دیا یا سرّی نماز میں جہر سے پڑھ دیا تو کیا حکم ہے؟

ج :۔ اگر جہری نماز میں امام نے بھول کر کم سے کم ایک آیت آہستہ پڑھ دی یا سرّی نماز میں جہر سے پڑھ دیا تو سجدۂ سہو واجب ہے۔ اور اگر ایک کلمہ پڑھا تو معاف ہے۔ اور منفرد نے سری نماز میں ایک آیت جہر سے پڑھی تو سجدۂ سہو واجب ہے اور جہر میں آہستہ پڑھی تو نہیں۔

س :۔ قرأت وغیرہ کسی موقع پر ٹھہر کر سوچنے لگا تو کیا حکم ہے؟

ج :۔ اگر ایک رکن یعنی تین بار سبحان اللہ کہنے کی مقدار وقفہ ہوا تو سجدۂ سہو واجب ہے۔ (ردالمحتار۔ بہارِ شریعت)

س :۔ جس پر سجدۂ سہو واجب ہے اگر سہو ہونا یاد نہ تھا اور نماز ختم کرنے کی نیت سے سلام پھیر دیا تو کیا کرے؟

ج :۔ اگر سہو ہونا یاد نہ تھا اور سلام پھیر دیا تو ابھی نماز سے باہر نہیں ہوا لہٰذا جب تک کلام وغیرہ کوئی فعل منافی نماز نہ کیا ہو سجدہ کرے اور تشہد وغیرہ پڑھ کر سلام پھیر دے۔ (درمختار۔ ردالمحتار۔ بہار شریعت)

# بیمار کی نماز کا بیان

س :۔ اگر بیماری کے سبب کھڑے ہو کر نماز نہیں پڑھ سکتا ہے تو کیا کرے؟

ج :۔ اگر کھڑے ہو کر نماز نہیں پڑھ سکتا ہے کہ مرض بڑھ جائے گا یا دیر میں اچھا ہوگا یا چکر آتا ہے یا کھڑے ہو کر پڑھنے سے پیشاب کا قطرہ آئے گا یا بہت شدید درد ناقابل برداشت ہو جائے گا تو ان سب صورتوں میں بیٹھ کر نماز پڑھے۔ (درمختار۔ بہار شریعت)

س :۔ اگر کسی چیز کی ٹیک لگا کر کھڑا ہو سکتا ہے تو اس صورت میں کیا حکم ہے؟

ج :۔ اگر خادم یا لاٹھی یا دیوار وغیرہ پر ٹیک لگا کر کھڑا ہو سکتا ہے تو فرض ہے کہ کھڑا ہو کر پڑھے۔ اس صورت میں اگر بیٹھ کر نماز پڑھے گا تو نہیں ہوگی۔ (بہار شریعت)





س :۔ اگر کچھ دیر کھڑا ہو سکتا ہے تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟

ج :۔ اگر کچھ دیر بھی کھڑا ہو سکتا ہے اگرچہ اتنا ہی کہ کھڑا ہو کر اَللّٰہُ اَکْبَرْ کہہ لے۔ تو فرض ہے کہ کھڑا ہو کر اتنا کہے پھر بیٹھے ورنہ نماز نہ ہوگی۔

س :۔ بیماری کے سبب اگر رکوع سجدہ بھی نہ کر سکتا ہو تو کیا کرے؟

ج :۔ ایسی صورت میں رکوع و سجدہ اشارہ سے کرے مگر رکوع کے اشارہ سے سجدہ کے اشارہ میں سر کو زیادہ جھکائے۔ (درمختار)

س :۔ اگر بیٹھ کر بھی نماز نہ پڑھ سکتا ہو تو کیا کرے؟

ج :۔ ایسی صورت میں لیٹ کر نماز پڑھے۔ اس طرح کہ چت لیٹ کر قبلہ کی طرف پاؤں کرے مگر پاؤں نہ پھیلائے۔ بلکہ گھٹنے کھڑے رکھے۔ اور سر کے نیچے تکیہ وغیرہ رکھ کر ذرا اونچا کرے۔ اور رکوع سجدہ سر جھکا کر اشارہ سے کرے یہ صورت افضل ہے۔ اور یہ بھی جائز ہے کہ داہنی یا بائیں کروٹ لیٹ کر مونھ قبلہ کی طرف کرے۔ (درمختار)

س :۔ اگر سر سے اشارہ بھی نہ کر سکے تو کیا کرے؟

ج :۔ اگر سر سے اشارہ بھی نہ کر سکے تو نماز ساقط ہو جاتی ہے۔ پھر اگر نماز کے چھ وقت اسی حالت میں گذر گئے تو قضا بھی ساقط ہو جاتی ہے۔ (درمختار۔ بہار شریعت وغیرہ)

# سجدۂ تلاوت کا بیان

**س** :۔ سجدۂ تلاوت کسے کہتے ہیں ؟

**ج** :۔ قرآن مجید میں چودہ (۱۴) مقامات ایسے ہیں کہ جن کے پڑھنے یا سننے سے سجدہ کرنا واجب ہوتا ہے اسے سجدۂ تلاوت کہتے ہیں۔

**س** :۔ سجدۂ تلاوت کا طریقہ کیا ہے ؟

**ج** :۔ سجدۂ تلاوت کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ کھڑا ہو کر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتا ہوا سجدہ میں جائے اور کم سے کم تین بار سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہے پھر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتا ہوا کھڑا ہو جائے۔ بس، نہ اس میں اللہ اکبر کہتے ہوئے ہاتھ اٹھانا ہے اور نہ اس میں تشہد ہے اور نہ سلام۔

**س** :۔ اگر بیٹھ کر سجدہ کیا تو سجدہ ادا ہوگا یا نہیں ؟

**ج** :۔ ادا ہو جائے گا مگر مسنون یہی ہے کہ کھڑے ہو کر سجدہ میں جائے اور سجدہ کے بعد پھر کھڑا ہو۔ (فتاویٰ عالمگیری۔ بہار شریعت)

**س** :۔ سجدۂ تلاوت کے شرائط کیا ہیں ؟

**ج** :۔ سجدۂ تلاوت کے لئے تحریمہ کے سوا وہ تمام شرائط ہیں جو نماز کے لئے ہیں مثلاً طہارت، ستر عورت، استقبال قبلہ اور نیت وغیرہ۔





**س** :۔ اردو زبان میں آیت سجدہ کا ترجمہ پڑھا تو سجدہ واجب ہوگا یا نہیں ؟

**ج** :۔ اردو یا کسی زبان میں آیت کا ترجمہ پڑھنے یا سننے سے بھی سجدہ واجب ہوتا ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری۔ بہار شریعت)

**س** :۔ کیا آیت سجدہ پڑھنے کے فوراً بعد سجدہ کرنا واجب ہوتا ہے ؟

**ج** :۔ اگر آیت سجدہ نماز کے باہر پڑھی ہے تو فوراً سجدہ کر لینا واجب نہیں۔ ہاں بہتر ہے کہ فوراً کرے اور وضو ہو تو تاخیر مکروہ تنزیہی۔

**س** :۔ اگر نماز میں آیت سجدہ پڑھی تو کیا حکم ہے ؟

**ج** :۔ اگر نماز میں آیت سجدہ پڑھی تو فوراً سجدہ کر لینا واجب ہے۔ تین آیت سے زیادہ کی تاخیر کرے گا تو گنہگار ہوگا۔ اور اگر فوراً نماز کا سجدہ کر لیا یعنی آیت سجدہ کے بعد تین آیت سے زیادہ نہ پڑھا اور رکوع کر کے سجدہ کر لیا تو اگرچہ سجدۂ تلاوت کی نیت نہ ہو ادا ہو جائے گا۔ (بہار شریعت، فتاویٰ عالمگیری، درمختار)

**س** :۔ ایک مجلس میں سجدہ کی ایک آیت کو کئی بار پڑھا تو ایک سجدہ واجب ہوگا یا کئی سجدہ ؟

**ج** :۔ ایک مجلس میں سجدہ کی آیت کو بار بار پڑھنے یا سننے سے ایک ہی سجدہ واجب ہوتا ہے۔ (درمختار۔ ردالمحتار)

س: مجلس میں آیت پڑھی یا سنی اور سجدہ کر لیا پھر اسی مجلس میں وہی آیت پڑھی یا سنی تو دوسرا سجدہ واجب ہوگا یا نہیں؟

ج: دوسرا سجدہ نہیں واجب ہوگا وہی پہلا سجدہ کافی ہے۔

س: مجلس بدلنے اور نہ بدلنے کی صورتیں کیا ہیں؟

ج: دو ایک لقمہ کھانا، دو ایک گھونٹ پینا، کھڑا ہو جانا، دو ایک قدم چلنا، سلام کا جواب دینا، دو ایک بات کرنا اور مسجد یا مکان کے ایک گوشہ سے دوسرے گوشہ کی طرف چلنا ان تمام صورتوں میں مجلس نہ بدلے گی۔ ہاں اگر مکان بڑا ہے جیسے شاہی محل تو ایسے مکان میں ایک گوشہ سے دوسرے میں جانے سے بدل جائے گی۔ اور تین لقمے کھانا، تین گھونٹ پینا، تین کلمے بولنا، تین قدم میدان میں چلنا اور نکاح یا خرید و فروخت کرنا۔ ان تمام صورتوں میں مجلس بدل جائے گی۔

# مُسافر کی نماز کا بیان

س: مسافر کسے کہتے ہیں؟

ج: شریعت میں مسافر وہ شخص ہے جو تین روز کی راہ تک جانے کے ارادہ سے بستی سے باہر ہوا۔ (بہار شریعت وغیرہ)





س: کلومیٹر کے حساب سے تین روز کی مقدار کتنی ہے؟

ج: خشکی میں تین روز راہ کی مقدار تقریباً ۹۲ کلومیٹر ہے۔

س: اگر کوئی شخص موٹر، ریل گاڑی یا ہوائی جہاز وغیرہ سے تین دن کی راہ تھوڑے وقت میں طے کرے تو مسافر ہوگا یا نہیں؟

ج: مسافر ہو جائے گا خواہ کتنی ہی جلدی طے کرے۔ (درمختار)

س: مسافر پر نماز کے بارے میں کیا حکم ہے؟

ج: مسافر پر واجب ہے کہ قصر کرے یعنی ظہر، عصر اور عشا چار رکعت والی فرض نماز کو دو پڑھے کہ اس کے حق میں دو ہی رکعت پوری نماز ہے۔

س: اگر کسی نے قصداً چار ہی پڑھی تو کیا حکم ہے؟

ج: اگر قصداً چار پڑھی اور دونوں قعدہ کیا تو فرض ادا ہو گیا اور آخری دو رکعتیں نفل ہو گئیں مگر گنہگار و مستحق نار ہوا توبہ کرے اور اگر دو رکعت پر قعدہ نہ کیا تو فرض ادا نہ ہوا۔ (ہدایہ۔ بہار شریعت)

س: فجر، مغرب اور وتر میں قصر ہے کہ نہیں؟

ج: نہیں۔ فجر، مغرب اور وتر میں قصر نہیں ہے۔

س: سنتوں میں قصر ہے یا نہیں؟

ج: سنتوں میں قصر نہیں ہے۔ اگر موقع ہو تو پوری پڑھیں ورنہ معاف ہیں۔ (عالمگیری۔ بہار شریعت)

س:۔ مسافر کس وقت سے نماز میں قصر شروع کرے؟

ج:۔ مسافر جب بستی کی آبادی سے باہر ہو جائے تو اس وقت سے نماز میں قصر شروع کرے۔ (بہار شریعت وغیرہ)

س:۔ بس اسٹینڈ اور ریلوے اسٹیشن پر قصر کرے گا یا نہیں؟

ج:۔ بس اسٹینڈ اور ریلوے اسٹیشن اگر آبادی سے باہر ہوں اور تین دن کی راہ تک سفر کا ارادہ بھی ہو تو بس اسٹینڈ اور ریلوے اسٹیشن پر قصر کرے گا ورنہ نہیں۔ (بہار شریعت)

س:۔ اگر دو ڈھائی دن کی راہ کے ارادہ سے نکلا۔ وہاں پہنچ کر پھر دوسری جگہ کا ارادہ ہوا وہ بھی تین دن سے کم کا راستہ ہے تو وہ شرعاً مسافر ہوگا یا نہیں؟

ج:۔ وہ شخص شرعاً مسافر نہ ہوگا تا وقتیکہ جہاں سے چلے وہاں سے تین دن کی راہ کا اکٹھے ارادہ نہ کرے یعنی اگر دو دو ڈھائی ڈھائی دن کی راہ کے ارادہ سے چلتا رہا تو اسی طرح اگر ساری دنیا گھوم آئے مسافر نہ ہوگا۔ (فتاویٰ رضویہ۔ بہار شریعت)

س:۔ مسافر کب تک قصر کرتا رہے؟

ج:۔ مسافر جب تک کسی جگہ پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کی نیت نہ کرے یا اپنی بستی میں نہ پہنچ جائے قصر کرتا رہے۔ (عالمگیری)





س:۔ مسافر اگر مقیم کے پیچھے نماز پڑھے تو کیا کرے؟

ج:۔ مسافر اگر مقیم کے پیچھے پڑھے تو پوری پڑھے قصر نہ کرے۔

س:۔ مقیم اگر مسافر کے پیچھے پڑھے تو کیا کرے؟

ج:۔ مقیم اگر مسافر کے پیچھے پڑھے تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد اپنی باقی دو رکعت پڑھے اور ان رکعتوں میں قرارت بالکل نہ کرے بلکہ سورۂ فاتحہ پڑھنے کی مقدار چپ چاپ کھڑا رہے (درمختار وغیرہ)

# جُمُعَہ کا بَیَان

س:۔ جمعہ کی نماز فرض ہے یا واجب؟

ج:۔ جمعہ کی نماز فرض ہے اور اس کی فرضیت ظہر سے زیادہ مؤکّد ہے۔ (درمختار۔ بہار شریعت وغیرہ)

س:۔ جمعہ فرض ہونے کی کتنی شرطیں ہیں؟

ج:۔ گیارہ شرطیں ہیں کہ ان میں سے اگر ایک شرط بھی نہ پائی جائے تو جمعہ فرض نہیں۔ (درمختار۔ ردالمحتار۔ بہار شریعت)

س:۔ وہ گیارہ شرطیں کیا کیا ہیں؟

ج:۔ (۱۔۲) شہر میں مقیم اور آزاد ہونا۔ لہٰذا مسافر اور غلام پر جمعہ

فرض نہیں (۳) صحت یعنی ایسے مریض پر کہ جمعہ مسجد تک نہ جا سکے جمعہ فرض نہیں (۴، ۵، ۶) مرد ہونا اور عاقل بالغ ہونا یعنی عورت مجنون اور نابالغ پر جمعہ فرض نہیں (۷، ۸) انکھیارا ہونا اور چلنے پر قادر ہونا۔ لہٰذا اندھے، لنجے اور ایسے فالج والے پر کہ جو مسجد تک نہ جا سکتا ہو جمعہ فرض نہیں (۹) قید میں نہ ہونا مگر جبکہ کسی دَین کی وجہ سے قید کیا گیا ہو اور ادا کرنے پر قادر ہو تو فرض ہے (۱۰) حاکم یا چور وغیرہ کسی ظالم کا خوف نہ ہونا (۱۱) بارش یا آندھی وغیرہ کا اس قدر نہ ہونا کہ جس سے نقصان کا قوی اندیشہ ہو (بہار شریعت)

س: جن لوگوں پر جمعہ فرض نہیں ہے اگر وہ لوگ جمعہ میں شریک ہو جائیں تو ان کی نماز ہو جائے گی یا نہیں؟

ج: ہو جائے گی یعنی ظہر کی نماز ان کے ذمہ سے ساقط ہو جائے گی۔

س: جمعہ جائز ہونے کے لئے کتنی شرطیں ہیں؟

ج: جمعہ جائز ہونے کے لئے چھ شرطیں ہیں کہ ان میں سے اگر ایک بھی نہیں پائی گئی تو جمعہ ہوگا ہی نہیں (بہار شریعت)

س: جمعہ جائز ہونے کی پہلی شرط کیا ہے؟

ج: جمعہ جائز ہونے کی پہلی شرط مصر یا فنائے مصر ہونا ہے۔

س: مصر اور فنائے مصر کسے کہتے ہیں؟





ج: مصر وہ جگہ ہے کہ جس میں متعدد کوچے اور بازار ہوں اور وہ ضلع یا تحصیل ہو کہ اس کے متعلق دیہات گنے جاتے ہوں۔ اور مصر کے آس پاس کی جگہ جو مصر کی مصلحتوں کے لئے ہو اسے فنائے مصر کہتے ہیں جیسے اسٹیشن اور قبرستان وغیرہ (بہار شریعت وغیرہ)

س: جمعہ جائز ہونے کی دوسری شرط کیا ہے؟

ج: جمعہ جائز ہونے کی دوسری شرط یہ ہے کہ بادشاہ یا اس کا نائب جمعہ قائم کرے۔ اور اگر اسلامی حکومت نہ ہو تو سب سے بڑا سنی صحیح العقیدہ عالم قائم کرے کہ بغیر اس کی اجازت کے جمعہ نہیں قائم ہو سکتا۔ اور اگر یہ بھی نہ ہو تو عام لوگ جس کو امام بنائیں وہ قائم کرے۔ (عالمگیری۔ درمختار۔ بہار شریعت)

س: جمعہ جائز ہونے کی تیسری شرط کیا ہے؟

ج: جمعہ جائز ہونے کے لئے تیسری شرط ظہر کے وقت کا ہونا ہے۔ لہٰذا وقت سے پہلے یا بعد میں پڑھی نہ ہوئی یا درمیان نماز میں عصر کا وقت آگیا جمعہ باطل ہو گیا ظہر کی قضا پڑھیں۔

س: جمعہ جائز ہونے کی چوتھی شرط کیا ہے؟

ج: جمعہ جائز ہونے کی چوتھی شرط یہ ہے کہ ظہر کے وقت میں نماز سے پہلے خطبہ ہو جائے (درمختار۔ بہار شریعت)

س: جمعہ کے خطبہ میں کتنی باتیں سنت ہیں؟

ج: انیس ۱۹ باتیں سنت ہیں، خطیب کا پاک ہونا، کھڑے ہو کر خطبہ پڑھنا، خطبہ سے پہلے خطیب کا بیٹھنا، خطیب کا منبر پر ہونا اور سامعین کی طرف منہ اور قبلہ کی طرف پیٹھ ہونا، حاضرین کا خطیب کی طرف متوجہ ہونا، خطبہ سے پہلے اَعُوْذُ بِاللّٰہ آہستہ پڑھنا، اتنی بلند آواز سے خطبہ پڑھنا کہ لوگ سنیں، اَلْحَمْدُ سے شروع کرنا، اللہ تعالیٰ کی ثنا کرنا۔ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور حضور علیہ الصلاۃ والسلام کی رسالت کی گواہی دینا، حضور پر دُرود بھیجنا۔ کم سے کم ایک آیت کی تلاوت کرنا، پہلے خطبہ میں وعظ و نصیحت ہونا، دوسرے میں حمد و ثنا، شہادت اور دُرود کا اعادہ کرنا، دوسرے میں مسلمانوں کے لئے دعا کرنا، دونوں خطبوں کا ہلکا ہونا اور دونوں خطبوں کے درمیان تین آیت کی مقدار بیٹھنا۔

س: اردو میں خطبہ پڑھنا کیسا ہے؟

ج: عربی کے علاوہ کسی دوسری زبان میں پورا خطبہ پڑھنا یا عربی کے ساتھ کسی دوسری زبان کو ملانا دونوں باتیں سنت متوارثہ کے خلاف اور مکروہ ہیں۔ (فتاوی رضویہ۔ بہار شریعت)

س: جمعہ جائز ہونے کی پانچویں شرط کیا ہے؟

ج: جمعہ جائز ہونے کی پانچویں شرط جماعت کا ہونا ہے۔





س: جمعہ کی جماعت کے لئے کم سے کم کتنے آدمی کا ہونا ضروری ہے؟

ج: جمعہ کی جماعت کے لئے امام کے علاوہ کم سے کم تین مرد کا ہونا ضروری ہے۔ (عالمگیری۔ بہار شریعت)

س: جمعہ جائز ہونے کی چھٹی شرط کیا ہے؟

ج: جمعہ جائز ہونے کی چھٹی شرط اذن عام ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ مسجد کا دروازہ کھول دیا جائے تاکہ جس مسلمان کا جی چاہے آئے کسی کی روک ٹوک نہ ہو۔ (عالمگیری۔ بہار شریعت)

س: نماز جمعہ کی نیت کیسے کرے؟

ج: نیت کی میں نے دو رکعت نماز جمعہ کی اللہ تعالیٰ کے لئے (مقتدی اتنا اور کہے۔ پیچھے اس امام کے) منہ میرا کعبہ شریف کی طرف اَللّٰہُ اَکْبَر۔

س: گاؤں میں جمعہ کی نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

ج: گاؤں میں جمعہ کی نماز پڑھنا جائز نہیں لیکن جہاں قائم ہو بند نہ کیا جائے کہ عوام جس طرح بھی اللہ و رسول کا نام لیں غنیمت ہے (فتاوی رضویہ)

س: گاؤں میں جمعہ کی نماز پڑھنے سے اس دن کی ظہر نماز ساقط

ہوتی ہے یا نہیں؟

ج: نہیں۔ گاؤں میں جمعہ کی نماز پڑھنے سے اس دن کی ظہر نماز نہیں ساقط ہوتی۔ (فتاویٰ رضویہ)

س: کچھ لوگ گاؤں میں جمعہ پڑھنے کے بعد چار رکعت احتیاط الظہر پڑھتے ہیں۔ کیا یہ صحیح ہے؟

ج: نہیں۔ بلکہ گاؤں میں اس کے بجائے چار رکعت ظہر فرض پڑھنا ضروری ہے۔ اگر نہیں پڑھے گا تو گنہگار ہوگا۔

س: خطبہ کی اذان امام کے سامنے مسجد کے اندر پڑھنا سنت ہے یا باہر؟

ج: خطبہ کی اذان امام کے سامنے مسجد کے باہر پڑھنا سنت ہے جیسا کہ حدیث کی مشہور کتاب ابوداؤد شریف جلد اول ص ۱۶۲ میں ہے کہ خطبہ کی اذان حضور علیہ الصلاۃ والسلام اور صحابۂ کرام کے زمانے میں خطیب کے سامنے مسجد کے دروازے پر ہوا کرتی تھی۔ اسی لئے فتاویٰ قاضی خاں، فتاویٰ عالمگیری، بحرالرائق اور فتح القدیر وغیرہ میں مسجد کے اندر اذان دینے کو منع فرمایا اور طحطاوی علی مراقی الفلاح نے مکروہ لکھا۔





# عید و بقر عید کا بیان

س: عید و بقر عید کی نماز واجب ہے یا سنت؟

ج: عید و بقر عید کی نماز واجب ہے۔ مگر ان کے واجب اور جائز ہونے کی وہی شرطیں ہیں جو جمعہ کے لئے ہیں۔ صرف فرق اتنا ہے کہ جمعہ میں خطبہ شرط ہے اور عیدین میں سنت۔ دوسرا فرق یہ ہے کہ جمعہ کا خطبہ نماز سے پہلے ہے اور عیدین کا خطبہ نماز کے بعد اور تیسرا فرق یہ ہے کہ عیدین میں اذان و اقامت نہیں ہے صرف دو بار اَلصَّلٰوۃُ جَامِعَۃٌ کہنے کی اجازت ہے۔ (بہار شریعت)

س: عید و بقر عید کی نماز کا وقت کب سے کب تک ہے؟

ج: عید و بقر عید کی نماز کا وقت ایک نیزہ آفتاب بلند ہونے سے زوال کے پہلے تک ہے۔ (بہار شریعت)

س: عید کی نماز پڑھنے کا طریقہ کیا ہے؟

ج: پہلے اس طرح نیت کرے۔ نیت کی میں نے دو رکعت نماز واجب عید الفطر یا عید الاضحیٰ کی چھ تکبیروں کے ساتھ اللہ تعالیٰ

کے لئے (مقتدی اتنا اور کہے۔ پیچھے اس امام کے) منہ میرا کعبہ شریف کی طرف پھر کانوں تک ہاتھ اٹھائے اور اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ باندھ لے۔ پھر ثنا پڑھے پھر کانوں تک ہاتھ لے جائے اور اللہ اکبر کہتا ہوا ہاتھ چھوڑ دے۔ پھر ہاتھ اٹھائے اور اللہ اکبر کہتا ہوا ہاتھ چھوڑ دے۔ تیسری بار پھر ہاتھ اٹھائے اور اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ باندھ لے۔ اس کے بعد امام آہستہ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ اور بِسْمِ اللّٰہِ پڑھ کر بلند آواز سے اَلْحَمْدُ کے ساتھ کوئی سورت پڑھے۔ پھر رکوع اور سجدے سے فارغ ہو کر دوسری رکعت میں پہلے الحمد کے ساتھ کوئی سورت پڑھے۔ پھر تین بار کانوں تک ہاتھ لے جائے اور ہر بار اللہ اکبر کہے اور کسی مرتبہ ہاتھ نہ باندھے اور چوتھی بار بغیر ہاتھ اٹھائے اللہ اکبر کہتا ہوا رکوع میں جائے اور باقی نماز دوسری نمازوں کی طرح پوری کرے۔ سلام پھیرنے کے بعد امام دو خطبے پڑھے پھر دعا مانگے۔

**س**: عید الفطر کے دن کون کون سے کام مستحب ہیں؟

**ج**: حجامت بنوانا، ناخن ترشوانا، غسل کرنا، مسواک کرنا، اچھے کپڑے پہننا، خوشبو لگانا، صبح کی نماز محلہ کی مسجد میں پڑھنا، عیدگاہ سویرے جانا، نماز سے پہلے صدقۂ فطر ادا کرنا، عیدگاہ تک پیدل جانا دوسرے راستہ سے واپس آنا، نماز کے لئے جانے سے پہلے طاق یعنی





تین، پانچ یا سات کھجوریں کھا لینا اور کھجوریں نہ ہوں تو کوئی میٹھی چیز کھانا، خوشی ظاہر کرنا، آپس میں مبارکباد دینا، کثرت سے صدقہ دینا۔ عیدگاہ اطمینان و وقار کے ساتھ نیچی نگاہ کئے ہوئے جانا، یہ سب باتیں عید الفطر کے دن مستحب ہیں۔

**س**: عید الاضحیٰ کے تمام احکام عید الفطر کی طرح ہیں یا کچھ فرق ہے؟

**ج**: عید الاضحیٰ کے تمام احکام عید الفطر کی طرح ہیں صرف بعض باتوں میں فرق ہے اور وہ یہ ہیں۔ (۱) عید الاضحیٰ میں مستحب یہ ہے کہ نماز ادا کرنے سے پہلے کچھ نہ کھائے اگرچہ قربانی نہ کرنا ہو اور اگر کھا لیا تو کراہت نہیں۔ (۲) عیدگاہ کے راستہ میں بلند آواز سے تکبیر کہتا ہوا جائے (۳) قربانی کرنی ہو تو مستحب یہ ہے کہ پہلی سے دسویں ذی الحجہ تک نہ حجامت بنوائے اور نہ ناخن ترشوائے۔ (۴) نویں ذی الحجہ کی فجر سے تیرہویں کی عصر تک ہر نماز فرض پنجگانہ کے بعد جو جماعت مستحبہ کے ساتھ ادا کی گئی ہو ایک بار بلند آواز سے تکبیر کہنا واجب ہے اور تین بار افضل۔ اس کو تکبیر تشریق کہتے ہیں وہ یہ ہے۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ
اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ۔

# قربانی کا بیان

س: قربانی کرنا کس پر واجب ہے؟

ج: قربانی کرنا ہر مالک نصاب پر واجب ہے۔

س: قربانی کا مالک نصاب کون ہے؟

ج: قربانی کا مالک نصاب وہ شخص ہے جو ساڑھے باون تولہ چاندی یا ساڑھے سات تولہ سونا کا مالک ہو۔ یا ان میں سے کسی ایک کی قیمت کا سامان تجارت یا سامان غیر تجارت کا مالک ہو اور مملوکہ چیزیں حاجت اصلیہ سے زائد ہوں۔

س: مالک نصاب پر اپنے نام سے زندگی میں صرف ایک مرتبہ قربانی کرنا واجب ہے یا ہر سال؟

ج: اگر ہر سال مالک نصاب ہے تو ہر سال اپنے نام سے قربانی کرنا واجب ہے اور اگر دوسرے کی طرف سے بھی کرنا چاہتا ہے تو اس کے لئے دوسری قربانی کا انتظام کرے۔

س: قربانی کرنے کا طریقہ کیا ہے؟

ج: قربانی کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ جانور کو بائیں پہلو پر اس طرح





لٹائیں کہ منہ اس کا قبلہ کی طرف ہو اور اپنا دایاں پاؤں اس کے پہلو پر رکھ کر تیز چھری لے کر یہ دعا پڑھے۔ اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ۔ اَللّٰهُمَّ لَكَ وَمِنْكَ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ پڑھ کر ذبح کریں۔ پھر یہ دعا پڑھیں۔ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّیْ كَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ خَلِیْلِكَ اِبْرَاهِیْمَ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَحَبِیْبِكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

س: صاحب نصاب اگر کسی وجہ سے اپنے نام قربانی نہ کر سکا اور قربانی کے دن گذر گئے تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟

ج: ایک بکری کی قیمت صدقہ کرنا اس پر واجب ہے۔

# موت اور غسل و کفن کا بیان

س: کسی کی موت کا وقت قریب آئے تو کیا کریں؟

ج: موت کا وقت قریب آئے تو کلمہ کی تلقین کریں یعنی اس کے پاس بلند آواز سے پڑھیں۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

مگر اسے پڑھنے کا حکم نہ کریں۔ اور جب روح نکل جائے تو ایک چوڑی پٹی جبڑے کے نیچے سے لاکر سر پر باندھ دیں تاکہ منہ کھلا نہ رہے اور آنکھیں بند کر دی جائیں۔ اور ہاتھ پاؤں سیدھے کر دئے جائیں۔

**س:** میت کے نہلانے کا طریقہ کیا ہے؟

**ج:** میت کے نہلانے کا طریقہ یہ ہے کہ جس چارپائی یا تختہ پر نہلاتا ہو اس کو دھونی دی جائے۔ اور میت کو اس پر لٹا کر ناف سے گھٹنوں تک کسی کپڑے، سے چھپا دیں۔ پھر نہلانے والا اپنے ہاتھ پر کپڑا لپیٹ کر پہلے استنجا کرائے پھر نماز کے جیسا وضو کرائے یعنی منہ پھر کہنیوں سمیت ہاتھ دھوئیں۔ پھر سر کا مسح کریں۔ پھر پاؤں دھوئیں مگر میت کے وضو میں گٹوں تک پہلے ہاتھ دھونا۔ کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا نہیں ہے۔ ہاں کوئی کپڑا یا روئی کی پھریری بھگو کر دانتوں مسوڑوں، ہونٹوں اور نتھنوں پر پھیر دیں۔

پھر سر اور داڑھی کے بال ہوں تو گل خیرو یا مسلم کارخانہ کے پاک صابون سے دھوئیں ورنہ خالی پانی بھی کافی ہے پھر بائیں کروٹ پر لٹا کر سر سے پاؤں تک بیری کی پتی ڈال کر پکایا ہوا پانی ڈالیں کہ تختہ تک پہنچ جائے۔ پھر داہنی کروٹ پر لٹا کر اسی طرح





کریں۔ اور بیر کے پتے کا جوش دیا ہوا پانی نہ ہو تو خالص نیم گرم پانی کافی ہے۔ پھر ٹیک لگا کر میت کو بٹھائیں اور نرمی کے ساتھ نیچے کی جانب پیٹ پر ہاتھ پھیریں۔ اگر کچھ نکلے تو دھو ڈالیں مگر وضو اور غسل دوبارہ نہ کرائیں۔ پھر آخر میں سر سے پاؤں تک کافور کا پانی بہائیں۔ (بہار شریعت وغیرہ)

**س:** کفن میں سنت کے مطابق کتنے کپڑے دیے جائیں گے؟

**ج:** مرد کو سنت کے مطابق تین کپڑے دئے جائیں گے۔ لفافہ ازار، قمیص۔ اور عورت کو پانچ۔ تین یہ اور اوڑھنی و سینہ بند۔

**س:** کفن کے یہ کپڑے کتنے بڑے ہوں؟

**ج:** لفافہ یعنی چادر میت کے قد سے اتنی بڑی ہو کہ دونوں طرف باندھ سکیں۔ اور ازار یعنی لنگی چوٹی سے قدم تک ہو یعنی لفافہ سے اتنی چھوٹی جو بندش کے لئے زیادہ تھی اور قمیص جس کو کفنی کہتے ہیں گردن سے گھٹنوں کے نیچے تک آگے پیچھے برابر ہو چاک اور آستینیں اس میں نہ ہوں۔ مرد کی کفنی مونڈھے پر چیریں اور عورت کے لئے سینہ کی طرف۔ اوڑھنی تین ہاتھ لمبی ہونی چاہئے اور ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک چوڑی۔ اور سینہ بند پستان سے ناف تک اور بہتر یہ ہے کہ ران تک ہو۔

**س:** کفن پہنانے کا طریقہ کیا ہے؟

**ج:** کفن پہنانے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے چادر بچھائیں اس کے بعد تہبند پھر اس کے اوپر کفنی۔ اب میت کو اس پر لٹائیں۔ داڑھی اور تمام بدن پر خوشبو ملیں۔ ماتھا، ناک، ہاتھ، گھٹنے اور قدم پر کافور لگائیں پھر ازار یعنی تہبند لپیٹیں۔ پہلے بائیں جانب سے پھر داہنی طرف سے پھر اسی طرح لفافہ لپیٹیں تاکہ داہنا اوپر رہے۔ پھر سر اور پاؤں کی طرف باندھ دیں تاکہ اڑنے کا اندیشہ نہ رہے۔

اور عورت کو کفنی پہنا کر اس کے بال کے دو حصے کر کے کفنی کے اوپر سینہ پر ڈال دیں اور اوڑھنی آدھی پیٹھ کے نیچے سے بچھا کر سر کے اوپر سے لائیں اور مونھ پر نقاب کی طرح ڈال دیں کہ سینہ پر رہے اور جو لوگ زندگی کی طرح اڑھاتے ہیں وہ غلط ہے۔ پھر ازار و لفافہ لپیٹیں۔ اس کے بعد سب کے اوپر سینہ بند بالائے پستان سے ران تک لا کر باندھ دیں۔ (بہار شریعت وغیرہ)

# نماز جنازہ کا بیان

**س:** نماز جنازہ فرض ہے یا واجب؟





**ج:** نماز جنازہ فرض کفایہ ہے یعنی اگر ایک شخص نے پڑھ لی تو سب لوگ بری الزمہ ہو گئے اور اگر خبر ہو جانے کے بعد کسی نے نہ پڑھی تو سب گنہگار ہوئے۔ (عالمگیری۔ بہار شریعت)

**س:** نماز جنازہ میں کتنی چیزیں فرض ہیں؟

**ج:** نماز جنازہ میں دو چیزیں فرض ہیں۔ چار بار اللہ اکبر کہنا، قیام یعنی کھڑا ہونا۔ (در مختار۔ رد المحتار۔ بہار شریعت)

**س:** نماز جنازہ میں کتنی چیزیں سنت مؤکدہ ہیں؟

**ج:** نماز جنازہ میں تین چیزیں سنت مؤکدہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ثناء حضور علیہ الصلاۃ والسلام پر درود اور میت کے لئے دعا۔

**س:** نماز جنازہ پڑھنے کا طریقہ کیا ہے؟

**ج:** پہلے نیت کرے۔ نیت کی میں نے نماز جنازہ کی چار تکبیروں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے لئے۔ دعا اس میت کے لئے (مقتدی اتنا اور کہے۔ پیچھے اس امام کے) مونھ میرا طرف کعبہ شریف کے پھر کانوں تک دونوں ہاتھ اٹھا کر اللہ اکبر کہتا ہوا ہاتھ واپس لائے اور ناف کے نیچے باندھے پھر یہ ثنا پڑھے۔ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ پھر بغیر ہاتھ اٹھائے اللہ اکبر کہے اور درود ابراہیمی پڑھے جس کو

تم دوسرے حصہ میں پڑھ چکے ہو۔ پھر بغیر ہاتھ اٹھائے اللہ اکبر کہے اور بالغ کا جنازہ ہو تو یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَشَاھِدِنَا وَغَآئِبِنَا وَصَغِیْرِنَا وَکَبِیْرِنَا وَذَکَرِنَا وَاُنْثٰنَا اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَہٗ مِنَّا فَاَحْیِہٖ عَلَی الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّیْتَہٗ مِنَّا فَتَوَفَّہٗ عَلَی الْاِیْمَانِ۔ اس کے بعد چوتھی تکبیر کہے پھر بغیر کوئی دعا پڑھے دونوں ہاتھ کھول کر سلام پھیر دے۔ (درمختار۔ ردالمحتار۔ بہار شریعت)

س: اگر نابالغ بچے کا جنازہ ہو تو کون دعا پڑھی جائے؟

ج: اگر نابالغ بچے کا جنازہ ہو تو یہ دعا پڑھی جائے۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْہُ لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْہُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا۔

س: اگر نابالغ لڑکی کا جنازہ ہو تو کون دعا پڑھی جائے؟

ج: اگر نابالغ لڑکی کا جنازہ ہو تو یہ دعا پڑھی جائے۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْھَا لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْھَا لَنَا شَافِعَةً وَّمُشَفَّعَةً۔

س: عصر یا فجر کی نماز کے بعد جنازہ پڑھنا کیسا ہے؟

ج: جائز ہے۔ اور یہ جو عوام میں مشہور ہے کہ نہیں جائز ہے۔ غلط ہے۔ (عالمگیری)





س: کیا سورج نکلنے، ڈوبنے اور زوال کے وقت نمازِ جنازہ پڑھنا مکروہ ہے؟

ج: جنازہ اگر انہی وقتوں میں لایا گیا تو نماز انہی وقتوں میں پڑھیں کوئی کراہت نہیں۔ کراہت اس صورت میں ہے کہ پیشتر سے تیار موجود ہے اور تاخیر کی یہاں تک کہ وقت کراہت آگیا۔ (بہار شریعت۔ عالمگیری)

# زکاۃ کا بیان

س: زکاۃ کسے کہتے ہیں؟

ج: مال کے ایک مخصوص حصے کا مسلمان فقیر کو مالک بنا دینا۔ اسے زکاۃ کہتے ہیں۔

س: زکوٰۃ فرض ہے یا واجب؟

ج: زکوٰۃ فرض ہے۔ اس کی فرضیت کا منکر کافر اور ادا نہ کرنے والا فاسق اور ادائیگی میں تاخیر کرنے والا گنہگار مردود الشہادۃ ہے۔ (بہار شریعت)

س: زکاۃ فرض ہونے کی شرطیں کیا ہیں؟

ج:۔ زکاۃ فرض ہونے کے لئے چند شرطیں ہیں۔ مسلمان عاقل بالغ اور آزاد ہونا، مال بقدر نصاب کا پورے طور پر ملکیت میں ہونا، نصاب کا حاجت اصلیہ اور دین سے فارغ ہونا، مال تجارت یا سونا چاندی ہونا اور مال پر پورا سال گذر جانا۔ لہذا کافر، غلام، مجنون اور نابالغ پر زکاۃ فرض نہیں، اسی طرح مال بقدر نصاب نہ ہو یا ہو مگر پورے طور پر ملکیت میں نہ ہو جیسے کہ مال دریا میں گر گیا یا گم ہو گیا تو زکاۃ فرض نہیں، یونہی نصاب حاجت اصلیہ اور دین سے فارغ نہ ہو یا مال تجارت اور سونا چاندی نہ ہو یا مال پر پورا سال نہ گذرا ہو تو زکاۃ فرض نہیں۔ (در مختار۔ رد المحتار۔ بہار شریعت)

س:۔ نصاب کسے کہتے ہیں؟

ج:۔ مال کی جس مقدار پر شریعت نے زکاۃ دینا فرض کیا ہے اس مقدار کو نصاب کہتے ہیں۔

س:۔ چاندی کا نصاب کیا ہے؟

ج:۔ چاندی کا نصاب باون تولہ چھ ماشہ یعنی ۶۱۴٫۲۵ گرام وزن کی چاندی ہے۔

س:۔ باون تولہ چھ ماشہ چاندی میں کتنی زکاۃ واجب ہے؟

ج:۔ چاندی سونا اور اموال تجارت میں چالیسواں حصہ زکاۃ





واجب ہے۔

س:۔ سونے کا نصاب کیا ہے؟

ج:۔ سونے کا نصاب ساڑھے سات تولہ ہے یعنی ۸۷٫۴۸ گرام۔

س:۔ سونے چاندی کی زکاۃ میں سونا چاندی دینا ضروری ہے یا ان کی قیمت بھی دی جاسکتی ہے؟

ج:۔ سونا چاندی دینا ضروری نہیں۔ بازار بھاؤ سے ان کی قیمت لگا کر پیسہ، غلہ اور کپڑا وغیرہ دینا بھی جائز ہے۔ (بہار شریعت وغیرہ)

س:۔ کیا سونا چاندی کے زیورات کی بھی زکاۃ واجب ہوتی ہے؟

ج:۔ سونا چاندی زیورات کی شکل میں ہوں یا برتن، گھڑی اور سرمہ دانی وغیرہ کسی سامان کی شکل میں ہوں یا سکے ہوں سب کی زکاۃ واجب ہے۔ (در مختار۔ بہار شریعت وغیرہ)

س:۔ تجارتی مال کا نصاب کیا ہے؟

ج:۔ تجارتی مال کی قیمت لگائی جائے پھر اس سے سونا یا چاندی کا نصاب پورا ہو تو اس کے حساب سے زکاۃ نکالی جائے۔

س:۔ روپیہ جو نوٹ کی شکل میں ہو اس کی زکوٰۃ واجب ہے یا نہیں؟

ج:۔ روپیہ جو نوٹ کی شکل میں ہو یا پیسہ ہو بہر صورت اس کی زکوٰۃ واجب ہے۔ (بہار شریعت وغیرہ)

**س:** کم سے کم کتنے روپئے ہوں کہ جن پر زکاۃ واجب ہوتی ہے؟

**ج:** اگر سونا چاندی نہ ہو اور نہ مال تجارت ہو تو کم سے کم اتنے روپئے ہوں کہ بازار میں ساڑھے باون تولہ چاندی یا ساڑھے سات تولہ سونا خریدا جا سکے تو ان روپیوں کی زکاۃ واجب ہوتی ہے۔

**س:** اگر سونا چاندی کا نصاب پورا نہ ہو اور تجارتی مال کی قیمت اور نقد روپیہ بھی اتنا نہ ہو کہ بازار میں سونا یا چاندی کا پورا نصاب خریدا جا سکے تو اس صورت میں کیا حکم ہے؟

**ج:** چاندی کی قیمت لگائی جائے پھر چاندی اور تجارتی مال کی قیمت اور نقد روپیہ ملا کر سونا کا نصاب پورا کیا جائے۔ اگر اس طرح نہ پورا ہو تو سونا کی قیمت لگائی جائے پھر سب کو اکٹھا کرنے سے اگر چاندی کا نصاب پورا ہو جائے تو زکاۃ واجب ہے ورنہ نہیں۔ (فتاوی رضویہ۔ بہار شریعت)

**س:** حاجت اصلیہ کسے کہتے ہیں؟

**ج:** زندگی بسر کرنے کے لئے جس چیز کی آدمی کو ضرورت ہوتی ہے جیسے رہنے کا مکان جاڑے گرمیوں میں پہننے کے کپڑے۔ خانہ داری کے سامان، پیشہ وروں کے اوزار، کھانے کے لئے غلہ اور سواری کے لئے سائیکل وغیرہ یہ سب حاجت اصلیہ میں





سے ہیں۔ ان میں زکاۃ واجب نہیں۔ (بہار شریعت وغیرہ)

**س:** کرایہ کا مکان اور دیگ وغیرہ کی زکوٰۃ واجب ہے یا نہیں؟

**ج:** کرایہ کے مکان اور دیگ وغیرہ کی زکوٰۃ واجب نہیں ہے (بہار شریعت)

**س:** نصاب کا دین سے فارغ ہونے کا مطلب کیا ہے؟

**ج:** نصاب کا دین سے فارغ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ مالک نصاب پر دین نہ ہو۔ یا دین ہو تو اتنا ہو کہ اگر دین ادا کر دے تو بھی نصاب باقی رہے۔ تو اس صورت میں زکاۃ واجب ہے اور اگر اتنا دین ہو کہ ادا کر دے تو نصاب باقی نہ رہے اس صورت میں زکاۃ واجب نہیں۔ (عالمگیری۔ ردالمحتار۔ بہار شریعت)

**س:** مال پر پورا سال گذر جانے کا مطلب کیا ہے؟

**ج:** مال پر پورا سال گذر جانے کا مطلب یہ ہے کہ حاجت اصلیہ سے جس تاریخ کو پورا نصاب بچ گیا اس تاریخ سے نصاب کا سال شروع ہو گیا پھر سال آئندہ اگر اسی تاریخ کو پورا نصاب پایا گیا تو زکاۃ دینا واجب ہے۔ اگر درمیان سال میں نصاب کی کمی ہو گئی ہو تو یہ کمی کچھ اثر نہ کرے گی۔ (بہار شریعت)

**س:** کیا زکاۃ کی ادائیگی کے لئے نیت شرط ہے؟

ج: ہاں زکاۃ دیتے وقت یا زکاۃ کے لئے مال علیحدہ کرتے وقت زکاۃ کی نیت شرط ہے۔ نیت کے یہ معنی ہیں کہ اگر پوچھا جائے تو بلا تامل بتا سکے کہ زکاۃ ہے۔ (عالمگیری، بہار شریعت)

س: فقیر پر قرض ہے زکاۃ کی نیت سے اس قرض کو معاف کر دے تو زکاۃ ادا ہوگی یا نہیں؟

ج: نہیں ادا ہوگی۔ ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ زکاۃ کا مال فقیر کو دے کر اپنا قرض لے لے اس طرح زکاۃ ادا ہو جائے گی۔ (بہار شریعت)

# عشر کا بیان

س: عشر کسے کہتے ہیں؟

ج: جس چیز کی پیداوار سے مقصد زمین سے نفع حاصل کرنا ہے۔ اس پیداوار کی زکاۃ فرض ہے اور اس زکاۃ کا نام عشر ہے یعنی دسواں حصہ اس لئے کہ اکثر صورتوں میں دسواں حصہ فرض ہوتا ہے اگرچہ بعض صورتوں میں بیسواں حصہ بھی فرض ہوتا ہے۔

س: کن چیزوں کی پیداوار میں عشر واجب ہے؟

ج: گیہوں، جو، جوار، باجرہ، دھان اور ہر قسم کے غلے اور السی





کسم، اخروٹ، بادام اور ہر قسم کے میوے، روئی، پھول، گنا، خربوز، تربوز، کھیرا، ککڑی، بیگن اور ہر قسم کی ترکاری سب میں عشر واجب ہے تھوڑا پیدا ہو یا زیادہ۔ (درمختار۔ ردالمحتار۔ بہار شریعت)

س: کن صورتوں میں دسواں حصہ اور کن صورتوں میں بیسواں حصہ واجب ہوتا ہے؟

ج: جو پیداوار بارش یا زمین کی نمی سے ہو اس میں دسواں حصہ واجب ہوتا ہے۔ اور جو پیداوار چرسے، ڈول، پمپنگ مشین یا ٹیوب ویل وغیرہ کے پانی سے ہو یا خریدے ہوئے پانی سے ہو اس میں بیسواں حصہ واجب ہوتا ہے (درمختار۔ بہار شریعت)

س: کیا کھیتی کے اخراجات ہل، بیل اور کام کرنے والوں کی مزدوری نکال کر دسواں بیسواں واجب ہوتا ہے؟

ج: نہیں کھیتی کے اخراجات نکال کر دسواں بیسواں نہیں واجب ہوتا بلکہ پوری پیداوار پر ہوتا ہے۔ (درمختار، ردالمحتار، بہار شریعت)

س: گورنمنٹ کو جو مال گذاری دی جاتی ہے وہ عشر کی رقم سے مجرا کی جائے گی یا نہیں؟

ج: وہ رقم عشر سے مجرا نہیں کی جائے گی۔

س: زمین اگر بٹائی پر دی تو عشر کس پر واجب ہے؟

ج:۔ زمین اگر بٹائی پر دی تو عشر دونوں پر واجب ہے۔

# زکوٰۃ کا مال کن لوگوں میں صرف کیا جائے؟

س:۔ زکاۃ اور عشر کا مال کن لوگوں کو دیا جاتا ہے؟

ج:۔ زکوٰۃ اور عشر کا مال جن لوگوں کو دیا جاتا ہے ان میں سے چند یہ ہیں (۱) فقیر یعنی وہ شخص کہ جس کے پاس کچھ مال ہے لیکن نصاب بھر نہیں ہے۔ (۲) مسکین یعنی وہ شخص کہ جس کے پاس کھانے کے لئے غلہ اور بدن چھپانے کے لئے کپڑا بھی نہ ہو۔ (۳) قرضدار یعنی وہ شخص کہ جس کے ذمہ قرض ہو اور اس کے پاس قرض سے فاضل کوئی مال بقدر نصاب نہ ہو (۴) مسافر جس کے پاس سفر کی حالت میں مال نہ رہا اسے بقدر ضرورت زکاۃ دے دینا جائز ہے۔ (در مختار۔ رد المحتار۔ بہار شریعت)

س:۔ کن لوگوں کو زکاۃ دینا جائز نہیں؟

ج:۔ جن لوگوں کو زکاۃ دینا جائز نہیں وہ یہ ہے۔ (۱) مالدار یعنی وہ شخص جو مالک نصاب ہو (۲) بنی ہاشم یعنی حضرت علی، حضرت جعفر حضرت عقیل اور حضرت عباس و حارث بن عبد المطلب کی اولاد کو





زکاۃ دینا جائز نہیں۔ (۳) اپنی اصل اور فرع یعنی ماں، باپ، دادا دادی، نانا، نانی وغیرہم اور بیٹا بیٹی، پوتا پوتی، نواسا، نواسی کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں۔ (۴) عورت اپنے شوہر کو اور شوہر اپنی عورت کو اگرچہ مطلقہ ہو تا وقتیکہ عدت میں ہو زکوٰۃ نہیں دے سکتا (۵) مالدار مرد کے نابالغ بچے کو زکوٰۃ نہیں دے سکتا اور مالدار کی بالغ اولاد کو جبکہ مالک نصاب نہ ہو دے سکتا ہے (۶) کافر کو زکوٰۃ نہیں دے سکتا۔ (در مختار۔ عالمگیری۔ بہار شریعت)

س:۔ سید کو زکوٰۃ دینا جائز ہے یا نہیں؟

ج:۔ سید کو زکاۃ دینا جائز نہیں اس لئے کہ وہ بنی ہاشم میں سے ہیں۔

س:۔ عالم کو زکوٰۃ دینا جائز ہے یا نہیں؟

ج:۔ عالم اگر سنی ہو اور صاحب نصاب نہ ہو تو اسے زکوٰۃ دینا جائز ہے بلکہ جاہل کو دینے سے افضل ہے۔ (عالمگیری)

س:۔ وہابی کو زکاۃ دینا جائز ہے یا نہیں؟

ج:۔ وہابی یا کسی دوسرے مرتد اور بدمذہب کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں۔

س:۔ زکاۃ کا پیسہ مسجد میں لگانا جائز ہے یا نہیں؟

ج:۔ زکاۃ کی ادائیگی کے لئے مستحق کو مالک بنا دینا ضروری ہے۔ لہٰذا زکاۃ کا مال مسجد میں لگانا، مدرسہ تعمیر کرنا یا اس سے میت کو کفن

دینا، پل، سرائے یا سڑک بنوانا، نہر یا کنواں کھدوانا جائز نہیں یعنی اگر ان چیزوں میں زکاۃ کا مال خرچ کرے گا تو زکاۃ ادا نہ ہوگی۔ (بہار شریعت)

س: کچھ لوگ اپنے آپ کو خاندانی فقیر کہتے ہیں ان کو زکوٰۃ اور غلہ کا عشر دینا جائز ہے یا نہیں؟

ج: اگر وہ لوگ صاحب نصاب ہوں تو انھیں زکوٰۃ اور عشر دینا جائز نہیں۔ ہاں اگر صاحب نصاب نہ ہوں تو دے سکتا ہے۔

س: جن لوگوں کو زکاۃ دینا جائز نہیں کیا ان لوگوں کو غلہ کا عشر اور فطرہ بھی دینا جائز نہیں؟

ج: ہاں جن لوگوں کو زکاۃ دینا جائز نہیں ان کو غلہ کا عشر اور فطرہ بھی دینا جائز نہیں۔ (بہار شریعت)

س: کن لوگوں کو زکاۃ دینا افضل ہے؟

ج: زکاۃ اور صدقات میں افضل یہ ہے کہ پہلے اپنے بھائیوں بہنوں کو دے پھر ان کی اولاد کو پھر چچا اور پھوپھیوں کو پھر ان کی اولاد کو پھر ماموں اور خالہ کو پھر ان کی اولاد کو پھر دوسرے رشتہ داروں کو پھر پڑوسیوں کو پھر اپنے پیشہ والوں کو پھر اپنے شہر یا گاؤں کے رہنے والوں کو۔ اور ایسے طالب علم کو بھی زکاۃ دینا افضل ہے کہ





جو علم دین حاصل کر رہا ہو۔ (فتاویٰ رضویہ۔ بہار شریعت)

س: بھائی بہن، چچا اور پھوپھی وغیرہ دوسرے رشتہ دار اگر صاحب نصاب ہوں تو ان کو زکاۃ دی جا سکتی ہے یا نہیں؟

ج: نہیں۔ بھائی بہن وغیرہ کوئی بھی ہو اگر صاحب نصاب ہے تو اسے زکاۃ نہیں دے سکتے۔ (در مختار۔ عالمگیری۔ بہار شریعت وغیرہ)

# صدقۂ فطر کا بیان

س: صدقۂ فطر کسے کہتے ہیں؟

ج: عید الفطر کے دن جو صدقہ دیا جاتا ہے اسے صدقۂ فطر کہتے ہیں۔

س: صدقۂ فطر واجب ہے یا سنت؟

ج: صدقۂ فطر واجب ہے اور عمر بھر اس کا وقت ہے یعنی جب بھی ادا کرے گا ادا ہی ہوگا قضا نہ ہوگا اگرچہ نماز عید الفطر سے پہلے ادا کر دینا مسنون ہے۔ (در مختار۔ بہار شریعت وغیرہ)

س: صدقۂ فطر کس پر واجب ہوتا ہے؟

ج: صدقۂ فطر مالک نصاب پر واجب ہوتا ہے۔

س: کیا زکاۃ اور صدقۂ فطر کے نصاب میں کچھ فرق بھی ہے؟

ج:۔ ہاں زکاۃ واجب ہونے کے لئے ساڑھے باون تولہ چاندی یا ساڑھے سات تولہ سونا یا ان میں سے کسی ایک کی قیمت کا سامان تجارت حاجت اصلیہ سے زائد ہونا ضروری ہے۔ اور صدقۂ فطر میں چاندی یا سونا کے نصاب کی قیمت کا اگر سامان غیر تجارت بھی حاجت اصلیہ سے زائد ہو تو صدقۂ فطر واجب ہوگا۔ مثلاً کسی کے پاس تانبے پیتل کے برتن تجارت کے لئے نہ ہوں مگر حاجت اصلیہ سے زائد ہوں اور ان کی قیمت چاندی یا سونا کے نصاب کے برابر ہو تو ان برتنوں کے سبب زکاۃ نہیں واجب ہوگی مگر صدقۂ فطر واجب ہوگا۔

س:۔ صدقۂ فطر کس کی طرف سے دینا واجب ہے؟

ج:۔ ہر مالک نصاب پر اپنی طرف سے اور اپنی ہر نابالغ اولاد کی طرف سے ایک ایک صدقۂ فطر دینا واجب ہے۔ ہاں اگر نابالغ اولاد خود مالک نصاب ہو تو اس کا صدقہ اس کے مال سے ادا کرے۔

س:۔ صدقۂ فطر کس وقت واجب ہوتا ہے؟

ج:۔ عید کے دن صبح صادق طلوع ہوتے ہی صدقۂ فطر واجب ہوتا ہے لہذا جو شخص صبح صادق ہونے سے پہلے مرگیا یا صبح صادق ہونے کے بعد بچہ پیدا ہوا تو صدقۂ فطر واجب نہ ہوا۔ اور اگر صبح صادق ہونے کے بعد مرا یا صبح صادق طلوع ہونے سے پہلے بچہ پیدا ہوا تو صدقۂ فطر





واجب ہے۔ (فتاوی عالمگیری۔ بہار شریعت)

س:۔ صدقۂ فطر عید سے پہلے رمضان شریف میں دینا جائز ہے یا نہیں؟

ج:۔ جائز ہے۔ (فتاوی عالمگیری۔ درمختار)

س:۔ صدقۂ فطر کی مقدار کیا ہے؟

ج:۔ صدقۂ فطر کی مقدار یہ ہے کہ گیہوں یا اس کا آٹا آدھا صاع دیں اور کھجور، منقیٰ یا جو یا اس کا آٹا ایک صاع دیں۔

س:۔ صاع کتنی مقدار کا ہوتا ہے؟

ج:۔ اعلیٰ درجہ کی تحقیق اور احتیاط یہ ہے کہ صاع کا وزن تین سو اکیاون روپیہ بھر ہوتا ہے اور آدھا صاع ایک سو پچھتر روپئے اٹھنی بھر۔

س:۔ نئے وزن سے ایک صاع کتنے کا ہوتا ہے؟

ج:۔ نئے وزن سے ایک صاع چار کلو اور تقریباً ۹۴ گرام کا ہوتا ہے اور آدھا صاع دو کلو تقریباً ۴۷ گرام کا ہوتا ہے (انوار الحدیث)

س:۔ اگر گیہوں یا جو دینے کے بجائے ان کی قیمت دی جائے تو کیا حکم ہے؟

ج:۔ گیہوں یا جو دینے کے بجائے ان کی قیمت دینا افضل ہے۔

س:۔ اگر چاول یا باجرہ وغیرہ صدقہ میں دینا چاہیں تو کیا حکم ہے؟

ج:۔ گیہوں، جو، کھجور اور منقیٰ ان چار چیزوں کے علاوہ اگر کوئی دوسرا

غلہ یا کوئی دوسری چیز دینا چاہیں تو قیمت کا لحاظ کرنا ہوگا یعنی اس چیز کا آدھے صاع گیہوں یا ایک صاع جَو کی قیمت کا ہونا ضروری ہے۔[عہ]

س: صدقۂ فطر کن لوگوں کو دینا جائز ہے؟

ج: جن لوگوں کو زکاۃ دینا جائز ہے ان کو صدقۂ فطر بھی دینا جائز ہے۔ اور جن لوگوں کو زکاۃ دینا جائز نہیں ان کو صدقۂ فطر بھی دینا جائز نہیں۔ (درمختار۔ ردالمحتار۔ بہارشریعت)

# رُوزہ کا بَیانُ

س: روزہ کسے کہتے ہیں؟

ج: صبح صادق سے غروب آفتاب تک نیت کے ساتھ کھانے پینے اور جماع سے رکنے کا نام روزہ ہے۔

س: روزہ کی کتنی قسمیں ہیں؟

ج: روزہ کی پانچ قسمیں ہیں۔ فرض، واجب، نفل، مکروہ تنزیہی اور مکروہ تحریمی۔ پھر فرض کی دو قسمیں ہیں فرض معین، فرض غیر معین اور واجب کی بھی دو قسمیں ہیں۔ واجب معین، واجب غیر معین۔

س: فرض معین کون سا روزہ ہے؟



عہ درمختار۔ عالمگیری۔ بہارشریعت



ج: رمضان شریف کے روزہ کا اس کے وقت پر ادا کرنا فرض معین ہے۔

س: فرض غیر معین کون سا روزہ ہے؟

ج: رمضان شریف کے روزوں کی قضا اور کفارہ کا روزہ فرض غیر معین ہے۔

س: واجب معین کون سا روزہ ہے؟

ج: کسی خاص دن یا خاص تاریخ میں روزہ رکھنے کی منت ماننے سے اس خاص دن یا خاص تاریخ میں جو روزہ واجب ہوتا ہے اسے واجب معین کہتے ہیں جیسے کسی نے منت مانی کہ اگر میرا لڑکا تندرست ہوگیا تو میں جمعہ یا پہلی محرم کو روزہ رکھوں گا۔

س: واجب غیر معین کون سا روزہ ہے؟

ج: نذر مطلق کا روزہ واجب غیر معین ہے جیسے کسی نے منت مانی کہ اگر میرا لڑکا حافظ ہوگیا تو میں تین دن روزہ رکھوں گا۔

س: کون سے روزے نفل ہیں؟

ج: نفل کی دو قسمیں ہیں۔ نفل مسنون، نفل مستحب جیسے دسویں اور اس کے ساتھ نویں محرم کا روزہ۔ ہر مہینے کی تیرہویں، چودھویں پندرہویں اور عرفہ کا روزہ، پیر اور جمعرات کا روزہ، شوال میں عیدالفطر

کے بعد چھ روزہ اور صوم داؤد علیہ السلام یعنی ایک دن روزہ ایک دن افطار۔

س: کون سے روزے مکروہ تنزیہی ہیں؟

ج: صوم دہر یعنی ہمیشہ روزہ رکھنا، صوم سکوت یعنی ایسا روزہ کہ جس میں کچھ بات نہ کرے اور صوم وصال یعنی روزہ رکھ کر افطار نہ کرے اور دوسرے دن پھر روزہ رکھے یہ سب روزے مکروہ تنزیہی ہیں۔

س: کون سے روزے مکروہ تحریمی ہیں؟

ج: یکم شوال اور ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ذی الحجہ کے روزے مکروہ تحریمی ہیں۔

## رمضان شریف کے روزوں کا بیان

س: رمضان شریف کے روزے کن لوگوں پر فرض ہیں؟

ج: رمضان شریف کے روزے ہر مسلمان، عاقل بالغ مرد اور عورت پر فرض ہیں۔ ان کی فرضیت کا انکار کرنے والا کافر اور بلا عذر چھوڑنے والا سخت گنہگار اور فاسق مردود الشہادۃ ہے۔ اور بچہ کی عمر جب دس سال ہو جائے اور اس میں روزہ





رکھنے کی طاقت ہو تو اس سے روزہ رکھوایا جائے اور نہ رکھے تو مار کر رکھوائیں۔ (ردالمحتار۔ بہار شریعت)

س: کن صورتوں میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے؟

ج: جن صورتوں میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے۔ ان میں سے بعض یہ ہیں (۱) سفر یعنی تین دن کی راہ کے ارادہ سے باہر نکلنا مگر سفر میں مشقت نہ ہو تو روزہ رکھنا افضل ہے (۲-۳) حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کو اپنی جان یا بچہ کا صحیح اندیشہ ہو تو اس حالت میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے۔ (۴) مریض کو مرض بڑھ جانے یا دیر میں اچھا ہونے یا تندرست کو بیمار ہو جانے کا غالب گمان ہو تو اس دن روزہ نہ رکھنا جائز ہے (۵) شیخ فانی یعنی وہ بوڑھا کہ اب روزہ رکھ سکتا ہے اور نہ آئندہ اس میں اتنی طاقت آنے کی امید ہے کہ رکھ سکے گا تو اسے روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے۔ اور حیض و نفاس کی حالتوں میں روزہ رکھنا جائز نہیں۔ (بہار شریعت)

س: کیا مذکورہ بالا لوگوں کو بعد میں روزہ کی قضا کرنا فرض ہے؟

ج: ہاں عذر ختم ہو جانے کے بعد سب لوگوں کو روزہ کی قضا کرنا فرض ہے۔ اور شیخ فانی اگر جاڑوں میں قضا رکھ سکتا ہے تو رکھے ورنہ ہر روزہ کے بدلے دونوں وقت ایک مسکین کو

پیٹ بھر کھانا کھلائے یا ہر روزہ کے بدلے صدقۂ فطر کی مقدار مسکین کو دیدے۔ (درمختار۔ ردالمحتار۔ بہار شریعت)

س: جو شخص رمضان میں علانیہ کھائے اس کے لئے کیا حکم ہے؟

ج: جو شخص رمضان میں بلا عذر علانیہ قصداً کھائے بادشاہ اسلام کو حکم ہے کہ اسے قتل کردے۔ (ردالمحتار۔ بہار شریعت)

س: جن لوگوں کو روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے کیا وہ کسی چیز کو علانیہ کھا پی سکتے ہیں؟

ج: انھیں بھی کسی چیز کو علانیہ کھانے، پینے کی اجازت نہیں۔

س: روزہ کی نیت کس وقت کرنی ضروری ہے؟

ج: رمضان کے ادا روزے، نذر معین اور نفل کے روزے خواہ سنت ہوں یا مستحب۔ ان سب کے لئے نیت کا وقت غروب آفتاب سے زوال کے پہلے تک ہے۔ مگر رات میں نیت کر لینا مستحب ہے۔ اگر زوال کے وقت یا اس کے بعد نیت کی تو روزہ نہ ہوا۔ اور ان روزوں کے علاوہ باقی روزے مثلاً قضائے رمضان نذر غیر معین، نفل کی قضا، نذر معین کی قضا اور کفارہ وغیرہ کا روزہ ان سب میں عین صبح صادق کے وقت یا رات میں نیت کر لینا ضروری ہے۔ (درمختار۔ ردالمحتار۔ بہار شریعت)





س: رمضان کے روزہ کی نیت کس طرح کی جاتی ہے؟

ج: نیت دل کے ارادہ کا نام ہے مگر زبان سے کہہ لینا مستحب ہے۔ اگر رات میں نیت کرے تو یوں کہے۔ نَوَیْتُ اَنْ اَصُوْمَ غَدًا لِلّٰہِ تَعَالٰی مِنْ فَرْضِ رَمَضَانَ اور دن میں نیت کرے تو یوں کہے۔ نَوَیْتُ اَنْ اَصُوْمَ ھٰذَا الْیَوْمَ لِلّٰہِ تَعَالٰی مِنْ فَرْضِ رَمَضَانَ۔

# رُوزَہ توڑنے اور نہ توڑنے وَالی چیزُوں کا بَیَانُ

س: کن چیزوں سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

ج: کھانے پینے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے جبکہ روزہ دار ہونا یاد ہو اور بیڑی سگریٹ وغیرہ پینے اور پان یا صرف تمباکو کھانے سے بھی بشرط یاد روزہ جاتا رہتا ہے۔ کلی کرتے میں بلا قصد پانی حلق سے اتر گیا یا ناک میں پانی چڑھایا اور دماغ تک چڑھ گیا یا کان میں تیل ٹپکایا یا ناک میں دوا چڑھائی۔ اگر روزہ دار ہونا یاد ہے تو روزہ ٹوٹ گیا ورنہ نہیں۔ قصداً منھ بھر قے کی اور روزہ دار ہونا یاد ہے تو روزہ جاتا رہا اور منھ بھر نہ ہو تو نہیں۔ اور اگر بلا اختیار

قے ہوا اور منہ بھر نہ ہو تو روزہ نہ گیا اور اگر منہ بھر ہو لوٹانے کی صورت میں جاتا رہا ورنہ نہیں۔ (بہار شریعت)

س:۔ کن چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا؟

ج:۔ بھول کر کھانے پینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ تیل یا سرمہ لگانے اور مکھی، دھواں یا آٹے وغیرہ کا غبار حلق میں جانے سے روزہ نہیں جاتا۔ کلی کی اور پانی بالکل اُگل دیا صرف کچھ تری منہ میں باقی رہ گئی تھی تھوک کے ساتھ اسے نگل گیا یا کان میں پانی چلا گیا یا کھنکار منہ میں آیا اور کھا گیا اگرچہ کتنا ہی ہو روزہ نہ جائے گا۔ احتلام ہوا یا غیبت کی تو روزہ نہ گیا اگرچہ غیبت سخت کبیرہ گناہ ہے۔ اور جنابت کی حالت میں صبح کی بلکہ اگرچہ سارے دن جنب رہا روزہ نہ گیا مگر اتنی دیر تک قصداً غسل نہ کرنا کہ نماز قضا ہو جائے گناہ اور حرام ہے۔

## قضا اور کفّارہ کی صُورتیں

س:۔ کن صورتوں میں روزہ کی صرف قضا لازم ہے؟

ج:۔ یہ گمان تھا کہ صبح نہیں ہوئی اور کھایا پیا بعد کو معلوم ہوا کہ صبح ہو چکی تھی۔ بھول کر کھایا پیا یا احتلام ہوا یا بلا قصد قے ہوئی اور ان





سب صورتوں میں یہ گمان کیا کہ روزہ جاتا رہا پھر قصداً کھا پی لیا۔ کان میں تیل ٹپکایا یا ناک میں دوا چڑھائی۔ حلق میں مینہ کی بوند یا اُولا چلا گیا۔ ادائے رمضان کے علاوہ اور کوئی روزہ فاسد کر دیا اگرچہ وہ رمضان ہی کی قضا ہو۔ یہ گمان کرکے کہ رات ہے سحری کھالی یا رات ہونے میں شک تھا اور سحری کھالی حالانکہ صبح ہو چکی تھی یا یہ گمان کیا کہ آفتاب ڈوب گیا ہے افطار کر لیا۔ حالانکہ ڈوبا نہ تھا۔ ان تمام صورتوں میں صرف قضا لازم ہے کفارہ نہیں۔ (بہار شریعت)

س:۔ کن صورتوں میں روزہ کی قضا اور کفارہ دونوں لازم ہیں؟

ج:۔ مقیم نے رمضان میں روزۂ رمضان کے ادا کی نیت سے روزہ رکھا پھر توڑ دیا یعنی بغیر عذر شرعی قصداً کوئی دوا یا غذا کھائی یا پانی پیا تو روزہ کی قضا اور کفارہ دونوں لازم ہیں۔ تیل یا سرمہ لگایا یا غیبت کی پھر یہ گمان کر لیا کہ روزہ جاتا رہا اب اس نے کھا پی لیا تو ان صورتوں میں بھی قضا اور کفارہ دونوں لازم ہیں (در مختار۔ بہار شریعت)

س:۔ کیا کفارہ لازم ہونے کے لئے کوئی شرط بھی ہے؟

ج:۔ ہاں کفارہ لازم ہونے کے لئے شرط یہ ہے کہ رات ہی سے روزۂ رمضان کی نیت کی ہو اگر دن میں نیت کی اور توڑ دیا تو کفارہ لازم نہیں۔ (بہار شریعت)

س:۔ روزہ توڑنے کا کفارہ کیا ہے؟
ج:۔ روزہ توڑنے کا کفارہ یہ ہے کہ پے درپے ساٹھ روزے رکھے اور یہ نہ کر سکے تو ساٹھ مساکین کو بھر پیٹ دونوں وقت کھانا کھلائے اور روزہ کی صورت میں اگر درمیان میں ایک روزہ بھی چھوٹ گیا تو پھر سے ساٹھ روزہ رکھنا پڑے گا (بہار شریعت)

## روزہ کے مکروہات کا بیان

س:۔ کن چیزوں سے روزہ مکروہ ہو جاتا ہے؟
ج:۔ جھوٹ، غیبت، چغلی، گالی دینے، بیہودہ بات کرنے اور کسی کو تکلیف دینے سے روزہ مکروہ ہو جاتا ہے۔
س:۔ کیا روزہ دار کو کلی کرنے کے لئے موںھ بھر پانی لینا مکروہ ہے؟
ج:۔ ہاں، روزہ دار کو کلی کرنے کے لئے منھ بھر پانی لینا مکروہ ہے۔
س:۔ کیا روزہ کی حالت میں خوشبو سونگھنا، تیل کی مالش کرنا اور سرمہ لگانا مکروہ ہے؟
ج:۔ نہیں، روزہ کی حالت میں خوشبو سونگھنا، تیل کی مالش کرنا





اور سرمہ لگانا مکروہ نہیں ہے مگر زینت کے لئے سرمہ لگانا ہمیشہ مکروہ ہے اور روزہ کی حالت میں بدرجۂ اولیٰ مکروہ ہے۔
(بہار شریعت۔ درمختار)
س:۔ کیا روزہ میں مسواک کرنا مکروہ ہے؟
ج:۔ نہیں، روزہ میں مسواک کرنا مکروہ نہیں ہے بلکہ جیسے اور دنوں میں مسواک کرنا سنت ہے ویسے ہی روزہ میں بھی مسنون ہے چاہے مسواک خشک ہو یا تر اور زوال سے پہلے کرے یا بعد میں کسی وقت مکروہ نہیں۔ (بہار شریعت)

## حج کا بیان

س:۔ حج کسے کہتے ہیں؟
ج:۔ احرام باندھ کر نویں ذی الحجہ کو میدان عرفات میں ٹھہرنے اور کعبۂ معظمہ کا طواف کرنے کو حج کہتے ہیں۔ جس کے لئے ایک خاص وقت مقرر ہے جس میں یہ کام کئے جاتے ہیں۔
س:۔ حج کرنا فرض ہے یا سنت؟
ج:۔ حج کرنا فرض ہے۔ اس کی فرضیت کا انکار کرنے والا کافر ہے

اور فرض ہونے کے بعد تاخیر کرنے والا گنہگار اور کئی سال تک نہ کرنے والا فاسق مردود الشہادۃ ہے۔

س:۔ حج کس پر فرض ہوتا ہے؟

ج:۔ صاحب استطاعت عاقل بالغ مسلمان پر حج فرض ہوتا ہے چاہے مرد ہو یا عورت۔

س:۔ عمر میں کتنی بار حج کرنا فرض ہوتا ہے؟

ج:۔ پوری عمر میں صرف ایک بار حج کرنا فرض ہوتا ہے۔

س:۔ اگر کسی شخص پر حج فرض ہو اور وہ نہ کرے تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟

ج:۔ جس شخص پر حج فرض ہو اور وہ بغیر عذر شرعی حج نہ کرے اور مر جائے تو حدیث شریف میں ہے کہ وہ چاہے یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر۔ (دارمی شریف)

س:۔ حج ادا کرنے کا طریقہ کیا ہے؟

ج:۔ حج ادا کرنے کے تین طریقے ہیں یعنی حج کی تین قسمیں ہیں۔ قران، تمتع اور افراد۔ ان میں سب سے افضل حج قران ہے پھر تمتع پھر افراد۔





# حج قِران کا بیان

س:۔ حج قران کس طرح ادا کیا جاتا ہے؟

ج:۔ حج قِران کرنے والے کو قارن کہتے ہیں۔ ہمارے ملک ہندوستان کا قارن ہوائی جہاز سے سفر کرنے والا بمبئی، دہلی یا اپنے گھر سے احرام باندھنے کے لئے حج اور عمرہ دونوں کی نیت ایک ساتھ کرتا ہے اور دریائی جہاز سے سفر کرنے والا قارن یلملم پہاڑ کے سامنے پہنچنے سے پہلے احرام باندھنے کے لئے دونوں کی نیت کرتا ہے۔

قِران کی نیت یہ ہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَۃَ فَیَسِّرْھُمَا لِیْ وَتَقَبَّلْھُمَا مِنِّیْ۔ ترجمہ:۔ اے اللہ میں حج و عمرہ دونوں کی نیت کرتا ہوں۔ پس تو دونوں کو میرے لئے آسان فرما اور دونوں کو میری طرف سے قبول فرما۔

قارن مکہ معظمہ پہنچ کر عمرہ کا طواف رمل و اضطباع کے ساتھ کرتا ہے۔ یعنی داہنا کندھا کھول کر پہلوان کی طرح چھوٹا قدم رکھتا ہے اور کندھا ہلاتے ہوئے جلد جلد چلتا ہے کعبہ شریف کا طواف

پورا کرنے کے بعد سعی کرتا ہے۔ یعنی صفا و مروہ کے درمیان سات پھیرے چلتا ہے۔

اس طرح قران کا ایک جز یعنی عمرہ پورا ہو جاتا ہے مگر اس کے بعد حجامت نہیں بنواتا اور نہ احرام اتارتا ہے بلکہ اس کے بعد طواف قدوم کرتا ہے اور طواف قدوم کا وقوف عرفات سے پہلے کر لینا ضروری ہوتا ہے اگر اس طواف کے بعد طواف زیارت کی سعی کر لینا چاہتا ہے تو طواف قدوم میں رمل اضطباع بھی کرتا ہے۔ اور اگر طواف زیارت کی سعی نہیں کرنا چاہتا ہے تو طواف قدوم میں رمل واضطباع نہیں کرتا۔ اس لئے کہ جس طواف کے بعد سعی نہیں ہوتی اس میں رمل واضطباع نہیں ہوتے۔

قارن عمرہ اور طواف قدوم سے فراغت کے بعد مکہ معظمہ میں احرام کے ساتھ رہتا ہے اور جس قدر ہو سکتا ہے نفل طواف کرتا رہتا ہے۔ پھر آٹھویں ذی الحجہ کو اسی احرام کے ساتھ نکل کر منیٰ، عرفات، مزدلفہ اور رمی جمار سے متعلق حج کے تمام ارکان ادا کرتا ہے اور قربانی کرانے کے بعد سر منڈاتا ہے یا کترواتا ہے اور پھر احرام اتار دیتا ہے اس کے بعد مکہ شریف پہنچ کر طواف زیارت کرتا ہے۔ اس طرح سے حج قران کیا جاتا ہے۔





# حج تمتُّع کا بیان

س:۔ حج تمتع کس طرح کیا جاتا ہے؟

ج:۔ حج تمتع کرنے والے کو متمتع کہتے ہیں۔ متمتع صرف عمرہ کی نیت سے احرام باندھتا ہے، عمرہ کی نیت یہ ہے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُرِيْدُ الْعُمْرَةَ فَيَسِّرْهَا لِيْ وَتَقَبَّلْهَا مِنِّيْ۔ ترجمہ:۔ اے اللہ! میں عمرہ کی نیت کرتا ہوں۔ پس تو اسے میرے لئے آسان کر دے اور اسے میری طرف سے قبول فرما۔ پھر نیت کے بعد لبیک کہتا ہے۔

متمتع مکہ شریف پہنچ کر عمرہ کا طواف رمل و اضطباع کے ساتھ کرتا ہے پھر صفا و مروہ کے درمیان سعی کرتا ہے اس کے بعد حجامت بنوا کر احرام کھول دیتا ہے۔ اس طرح عمرہ پورا ہو جاتا ہے اور جب تک مکہ معظمہ میں رہتا ہے جس قدر چاہتا ہے نفل طواف کرتا رہتا ہے۔ پھر آٹھویں ذی الحجہ کو یا اس سے ایک دو دن پہلے حج کی نیت سے احرام باندھتا ہے اور طواف زیارت کی سعی پہلے ہی کر لینا چاہتا ہے تو ایک نفل طواف کو رمل و اضطباع کے ساتھ کر کے اس سے بھی فارغ ہو جاتا ہے اور حج کے تمام ارکان ادا کر کے قربانی کرتا ہے پھر حجامت بنواتا

ہے اور احرام اتار کر طواف زیارت کرتا ہے۔ اس طرح حج تمتع کیا جاتا ہے

## حج اِفراد کا بیان

**س**:۔ حج افراد کس طرح ادا کیا جاتا ہے؟

**ج**:۔ حج افراد کرنے والے کو مُفرِد کہتے ہیں۔ مفرد صرف حج کی نیت سے احرام باندھتا ہے اور نیت اس طرح کرتا ہے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ فَیَسِّرْہُ لِیْ وَتَقَبَّلْہُ مِنِّیْ۔ ترجمہ:۔ اے اللہ! میں حج کی نیت کرتا ہوں پس تو میرے لئے اس کو آسان فرما دے اور اسے میری طرف سے قبول فرما پھر نیت کے بعد لبیک کہتا ہے۔

مفرد مکہ شریف پہنچ کر رمل و اضطباع کے ساتھ طواف قدوم کرتا ہے پھر سعی کرتا ہے لیکن اس کے بعد نہ حجامت بنواتا ہے اور نہ احرام کھولتا ہے بلکہ اسی طرح مکہ معظمہ میں رہتا ہے اور اس درمیان میں جس قدر چاہتا ہے نفل طواف کرتا رہتا ہے۔ پھر آٹھویں ذی الحجہ کو اسی احرام کے ساتھ حج کے لئے نکل جاتا ہے اور اس کے تمام ارکان ادا کرتا ہے۔ مگر قربانی اس کے لئے مستحب ہوتی ہے واجب نہیں ہوتی ہے۔ یعنی اگر نہیں کرتا ہے تو گنہگار نہیں ہوتا اور اگر کرتا ہے تو بہت





ثواب پاتا ہے۔ اس کے بعد حجامت بنوا کر احرام اتار دیتا ہے اور طواف زیارت کرتا ہے اس طرح حج افراد ادا کیا جاتا ہے۔

## مدینہ طیبہ کی حاضری

**س**:۔ مدینہ طیبہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضری کے متعلق کیا حکم ہے؟

**ج**:۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضری واجب کے قریب ہے۔ وسعت کے باوجود مکہ معظمہ سے واپس آجانا اور مدینہ طیبہ حاضری نہ دینا سخت بدنصیبی اور بے حد محرومی ہے۔ اس لئے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مَنْ زَارَ قَبْرِیْ وَجَبَتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ یعنی جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لئے میری شفاعت ضروری ہوگئی (دار قطنی شریف)

تمت

بعونہٖ تعالیٰ ثم بعون رسولہ الاعلیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

جلال الدین احمد امجدی

۲۵ ربیع الاول ۱۳۹۴ھ مطابق ۱۹ اپریل ۱۹۷۴ء